REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ | شمارہ ۴۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

۱۵ محرم ۱۴۰۵ ہجری | ۱۱ اخاء ۱۳۶۳ ہش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات کے مطابق خدا کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ اور دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ احباب اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۸ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مع بچگان چند یوم کے لئے قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔ ★ مقامی طور پر تمام درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعت کے علم دوست احباب کے لئے خدمت کا نادر موقعہ!

علمی تحقیق اور ذوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کی غرض سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

از نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علمی تحقیق کے بارے میں فرمایا:- "تمام دنیا میں ہمیں دو قسم کے سٹیشن قائم کرنے پڑیں گے۔ یعنی ایک TRACKING سٹیشن اور ایک MONITORING سٹیشن۔ اور TRACKING سٹیشن کے لئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں۔ خصوصاً لائبریرین یا اس مضمون سے تعلق رکھنے والے دوست۔ ان کے لئے یہ کام بہت آسان ہے۔ کمپیوٹرائزڈ (COMPUTERISED) انفارمیشن دنیا کی ہر کتاب کے متعلق آجکل لائبریریوں میں موجود ہے اور لائبریرین اگر معلوم کرنا چاہیں کہ پچھلے ۵۰ سال میں اسلام کے متعلق کسی زبان میں کتنی کتابیں لکھی گئی تھیں تو وہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ تو ایسے دوست جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں وہ ایسی کتابیں معلوم کر کے ان کی لسٹیں مہیا کریں۔ اور جب یہ کام ہو جائے تو پھر نسبتاً زیادہ علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کی ایک ٹیم ہو جو اپنا وقت پیش کرے۔ مختلف ممالک میں ایسی کتابیں ان کے سپرد کی جائیں اور انہیں کہا جائے کہ آپ ان کا مطالعہ کر کے ان کے اعتراضات کی نشان دہی کریں۔ اور وہ مرکز کو مہیا کریں کہ فلاں فلاں کتاب میں اس قسم کے اعتراضات ہیں۔ یہاں علماء کا ایک سیل (CELL) ہو جو جوابات تیار کرے .... یہاں مرکز میں آکر باقاعدہ حاضری دینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بلکہ اپنے ہاں رہتے ہوئے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے وقت پیش کریں گے کہ فلاں کتاب باوجود مقرر کی جائے اس کا جواب لکھنے کے لئے جس تحقیق کی ضرورت ہے میں وہ تحقیق کرنے کے لئے تیار ہوں .... بڑے شہروں میں لائبریریاں موجود ہیں۔ اور تحقیق کے بڑے مواقع مہیا ہیں۔ تو ایسے دوست اپنی شامیں وقف کریں راتوں کو بیشک گیارہ بجے گھر لوٹیں۔ لیکن یہ خدمت کا کام ہے جو ان کو کرنا چاہیئے ورنہ علماء کے پاس تو اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو PERSUE کر سکیں۔" (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء) —— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں کسی کتاب یا رسالے یا اخبار میں اسلام پر اعتراض ہوں ان اعتراضات کا مؤثر جواب دینے کے لئے ایسے سب اعتراضات اکٹھا کر کے مرکز میں بھجوائے جائیں اور مرکزی علماء کرام سے ان اعتراضات کے مدلل و مؤثر جواب تیار کروائے جائیں۔ چونکہ ہمارے ملک بھارت میں یہ کام نہ تو صرف ایک جگہ ہو سکتا ہے نہ چند افراد اسے انجام دے سکتے ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں بھرپور حصہ لینا ہو گا۔ اس کے لئے پہلا قدم تو کتب کی فہرستیں مرتب کرنا ہے۔ اس لئے جن احباب نے اس مجاہدہ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں وہ اپنے شہر کی لائبریریوں میں جا کر ایسی کتب کی فہرستیں تیار کریں جن میں کتاب کا نام۔ مصنف کا نام۔ سن اشاعت۔ شائع کرنے والے ادارے کا نام۔ اعتراض کے بارے میں مختصر نشان دہی درج ہو —— جن احباب نے ابھی تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اپنے نام پیش نہیں کئے ہوں وہ اپنے نام پیش کریں۔ امراء صاحبان و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنے والے احباب کے نام اور کوائف۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ پیشہ۔ کتنے گھنٹے روزانہ وقت دے سکتے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائے جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو حضور کی تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر اخاء ۱۳۶۳ ہش!

ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات

مسلسل کئی ماہ سے بدر میں شائع کئے جانے والے اعلانات اور مرکزی ذیلی تنظیموں کی طرف سے وقتاً فوقتاً بھجوائے جانے والے سرکلرز کے ذریعہ تمام افراد جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اس امر سے بخوبی آگہی ہو چکی ہوگی کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ مرکزی اجتماعات کے انعقاد کی تاریخیں ۲۴ر تا ۲۸ر اخاء (اکتوبر) رکھی گئی ہیں۔ جبکہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جانب سے بھارت کی تمام لجنات اور ناصرات کو ان ہی تاریخوں کے آس پاس یعنی ۲۱ر تا ۲۳ر اخاء (اکتوبر) کی تاریخوں میں اپنی اپنی جگہ مقامی اور صوبائی اجتماعات منعقد کرنے کی خصوصی ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اُمید واثق ہے کہ بدر کا یہ شمارہ جب تک اپنے محترم قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا اُس وقت تک جہاں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت کے نمائندگان اپنے اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے رختِ سفر باندھ چکے ہوں گے، وہاں حسب ہدایت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان بھارت کی تمام لجنات اور ناصرات بھی اپنے اپنے حلقوں میں مقامی، ضلعی اور صوبائی نوعیت کے اجتماعات منعقد کرنے کے لئے کمرِ ہمت کس چکی ہوں گی۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن تمام دینی اور رُوحانی اجتماعات کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ اور ان کے پس پشت کارفرما عظیم الشان دینی، تربیتی، اصلاحی اور تعمیری مقاصد کو بتمام وکمال پُورا فرمائے۔ آمین۔

افرادِ جماعت کی مؤثر تربیت اور انہیں مستقبل کی عظیم تر قومی اور ملی ذمہ داریوں سے عُہدہ برآ ہونے کے قابل بنانے کے لئے جماعتِ احمدیہ میں مختلف فعال ذیلی تنظیموں کا قیام بلاشک سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ایسا عظیم اور درخشندہ عملی کارنامہ ہے جسے جماعت کی نسلیں رہتی دُنیا تک انتہائی شُکر اور ممنونیت کے جذبات کے ساتھ یاد رکھیں گی۔ اور اسی کے ساتھ ہر دِل کی گہرائی سے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بے ساختہ یہ دُعا نکلتی رہے گی کہ ع

ملت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف مواقع پر جماعت کی ان تمام ذیلی تنظیموں کے بُنیادی اغراض و مقاصد کو جس دلنشین انداز میں واضح فرمایا ہے اُن پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ان تنظیموں کی تشکیل عام دُنیوی تنظیموں کی طرح محض نمائشی نہیں بلکہ من حیث الجماعت ہر فرد کو بیدار اور چوکس رکھنے کے لئے ان کا وجود اپنے اندر بڑی بھاری اہمیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضور رضؓ فرماتے ہیں :-

"اگر ایک طرف نظارتیں جو نظام کی قائمقام ہیں عوام کو بیدار کرتی رہیں۔ اور دُوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جو عوام کے قائمقام ہیں، نظام کو بیدار کرتے رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کسی وقت جماعت کُلّی طور پر گر جائے اور اس کا قدم ترقی کی طرف اُٹھنے سے رُک جائے۔ جب بھی ایک غافل ہوگا، دوسرا اُسے جگانے کے لئے تیار ہوگا۔ جب بھی ایک سُست ہوگا، دوسرا اُسے ہوشیار کرنے کے لئے آگے نکل جائے گا۔ کیونکہ وہ دونوں ایک ایک حصہ کے نمائندہ ہیں۔ ایک نمائندہ ہیں نظام کے اور دُوسرے نمائندہ ہیں عوام کے۔"

(الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۴۳ء)

اسی تسلسل میں حضور رضؓ مزید فرماتے ہیں :-

"میرا مقصد ان جماعتوں (ذیلی تنظیموں - ناقل) کے قیام سے ہر فرد کے اندر ایک بیداری پیدا کرنا تھا۔ مگر یہ بیداری ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔ خدام میں ایک حد تک بیداری کا رنگ پایا جاتا ہے۔ مگر وہ رنگ بھی تھوڑا ہے۔ یہ دونوں یعنی خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مل کر جماعت میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس بات کی اُمید کی جا سکتی ہے کہ اگر خدا نخواستہ کسی وقت ہمارا نظام سو جائے تو یہ لوگ اس کی بیداری کا باعث بنیں گے۔ اور اگر یہ خود سو جائیں تو نظام اُن کو بیدار کرتا رہے گا۔"

(ایضاً)

آج بفضلہٖ تعالیٰ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کردہ ان ہی خطوط پر جماعت کی تمام ذیلی تنظیمیں نہ صرف اپنے اپنے دائرہ کار میں سرگرمِ عمل ہیں بلکہ تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور تعمیری پروگراموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں بھی کوشاں ہیں۔ نیکیوں میں مسابقت کا یہی رُوح پرور نظارہ اپنی پوری شان کے ساتھ سالانہ مرکزی اجتماعات کے موقعوں پر منظرِ عام پر آتا ہے۔ ذیلی تنظیموں کے یہ سالانہ مرکزی اجتماعات جہاں اُن کے سامنے ان کی انفرادی مساعی کا صحیح جائزہ پیش کرتے ہیں وہاں عہدیداران اور اراکین کے لئے یاددہانی اور تلقینِ عمل کی بھی حیثیت رکھتے ہیں۔ اِن ہی مہتم بالشان مقاصد کو سامنے رکھ کر ہر تنظیم اپنے اپنے سالانہ اجتماع کے پروگرام مرتب کرتی ہے۔ اور اپنی ماتحت شاخوں سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندے اِس بابرکت رُوحانی اجتماع میں بھجوا کر اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو پُورا کرنے کی کوشش کریں گی۔

پس اب جبکہ مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہونے والے ہمارے ان سالانہ اجتماعات میں بہت تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے، ہم اُمید کرتے ہیں کہ انصار بزرگان اور خدام بھائی اپنے دنیوی کاموں کا حرج کر کے بھی مال اور وقت کی قربانی کرتے ہوئے جس طرح بھی ممکن ہو اِن بابرکت، رُوحانی اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین ❊

(خورشید احمد انور)

پاکستان کے مظلوم احمدی اور حکومت کا بہیمانہ فیصلہ

مُسلمانانِ پاکستان عجب تیری مُسلمانی ۔۔۔ غمِ اسلام کا دعویٰ مگر افعال شیطانی
تِرے اعمالِ بد پر آج کفر و شرک بھی خنداں ۔۔۔ تری حالت پہ گریاں تیرا اندازِ مسلمانی
مُسلماں کا مُسلماں پر لگانا کُفر کے فتوے ۔۔۔ یہی فکر و نظر کی کجروی ہے ننگِ انسانی
روا رکھا ہے تُو نے خوں بہانا بے گناہوں کا ۔۔۔ ترے اسلام میں جائز ہے شاید یہ ستم رانی
حکومت نے نیا اِک آرڈیننس جاری کر ڈالا ۔۔۔ جسے باور نہیں کرتی کبھی بھی عقلِ انسانی
صداقت کو حکومت نے سیاست سے دبایا ہے ۔۔۔ کہ تا ہو احمدی فرقہ کے لوگوں کو پریشانی
کوئی بھی احمدی خود کو مُسلماں کہہ نہیں سکتا ۔۔۔ کسی بھی قادیانی کو نہ ہو دعویٰ مسلمانی
مساجد پر سے مسجد کا مٹا دو نام ہاتھوں سے ۔۔۔ اذانیں بند کر دو تا مساجد کی ہو ویرانی
معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ وہ کتنا بے حیا ہوگا ۔۔۔ کہ جس نے احمدیت کو مٹا دینے کی ہے ٹھانی
حسد کی آتشِ سوزاں ہے اُن کے دل میں کیوں پنہاں ۔۔۔ مُرید اہرمن کے دِل میں جیسے بغضِ یزدانی
یقیناً رنگ لائے گا لہو اِن بے گناہوں کا ۔۔۔ چلی آتی ہے ان کی مدد کو اب فوجِ ربّانی
ارے ناداں جنہیں تم کافر و مُلحد سمجھتے ہو ۔۔۔ خدا کے فضل کا سایہ ہے ان پر ظلِ رحمانی
جو مومن ہیں مصائب میں وہ گھبرایا نہیں کرتے ۔۔۔ گُزر جاتی ہے ہر وقتِ مشکل یا بہ آسانی
"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے" ۔۔۔ خدا نے اپنے بندوں کی ہمیشہ قدر پہچانی
ترے ظلم و ستم سے وہ ہراساں ہو نہیں سکتے ۔۔۔ خدا کا فضل ہے جن پر فرشتوں کی نگہبانی
ابھی بھی وقت ہے اے مُسلمِ ناداں سنبھل جاؤ ۔۔۔ خدا کا غضب بھڑکے گا بشکلِ آتش افشانی

ہے روشن احمدیت کی شمع اور اُس کے پروانے
فدا ہو جائیں گے اس پر مُبشّر دیں گے قُربانی

★ ۔ محمود احمد مُبشّر درویش ۔ قادیان۔

مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ

سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبات

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبات جو حضور انور نے علی الترتیب ۲۰ جولائی اور ۱۷ اگست ۱۹۸۴ء کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمائے، کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۸۴ء

تشہد و تعوذ اور سُورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:—

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحجرات : آیت ۱۵)

اِس کے بعد فرمایا:—

حکومتِ پاکستان نے جو احمدیوں کے خلاف آرڈی نینس جاری کیا اس کا عنوان ہے کہ احمدیوں کی (یعنی انہوں نے تو قادیانی لفظ استعمال کیا ہے کہ قادیانیوں کی) غیر مُسلم سرگرمیوں کے خلاف آرڈی نینس۔ تاکہ قادیانیوں کو ان غیر مُسلم سرگرمیوں سے باز رکھا جاسکے۔ وہ

غیر مُسلم سرگرمیاں کیا ہیں

سب سے پہلی اذان۔ کہ غیر مُسلم اگر کوئی اذان دے گا تو یہ غیر مُسلم سرگرمی کہلائے گی۔ اِس لئے صرف غیر مُسلموں کو غیر مُسلم سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور مُسلمانوں کو غیر مُسلم سرگرمیوں کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ دوسری غیر مُسلم سرگرمی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مُسلمان کہتے ہیں۔ تو مُسلمان کہنا ایک بہت بڑی غیر مُسلم سرگرمی بن گئی۔ اور چونکہ یہ غیر مسلم سرگرمی ہے اس لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غیر مُسلموں کو اس غیر مُسلم سرگرمی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور مُسلمانوں کو اِس غیر مُسلم سرگرمی کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ علیٰ ھٰذا القیاس۔ یہ منطق آگے چلتی چلی جاتی ہے۔ اِسی طرح۔ اِس وقت اِس کے تجزیہ کے متعلق تو مَیں کچھ مزید نہیں کہنا چاہتا۔ یہ تمہید مَیں نے اِس لئے باندھی ہے کہ جب جماعت کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا گیا کہ بھئی وہ غیر مُسلم سرگرمیاں اگر یہ ہیں تو یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔ پھر تو سب کو روکنا چاہیئے۔ ان غیر مُسلم سرگرمیوں سے۔ مُسلمانوں کو بھی روکنا چاہیئے غیر مُسلموں کو بھی روکنا چاہیئے۔ صرف قادیانی ہی رہ گئے ہیں اِن سرگرمیوں سے روکنے کے لئے۔ تو حکومت نے پھر ایک وہائیٹ پیپر (WHITE PAPER) شائع کیا۔ ویسے تو وہ وہائیٹ پیپر چونکہ

جھُوٹ کا پلندہ

ہے۔ اور دلآزاری نہایت گندے رنگ میں کی گئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت بے ہودہ اور ذلیل الزام لگائے گئے ہیں۔ کوئی بناء نہیں ہے اس کی۔ نہ قرآن پر بناء ہے نہ سُنّت پر بناء ہے۔ اِس لئے سیاہ کاغذ تو اس کو نام رکھنا چاہیئے۔ سفید کاغذ نام رکھنے کی تو کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن اس پہلو سے شاید ٹھیک ہو کہ سفید جھوٹ بھی کہا جاتا ہے۔ تو اگر اِس محاورے کی رُو سے اسے وہائیٹ پیپر کہا جاتا ہے یعنی قرطاس ابیض۔ تو پھر تو کوئی اعتراض کی بات نہیں اور ہے بھی وہ یہی۔ انہی معنوں میں۔ باوجود اِس کے کہ اس میں شدید دلآزاری سے کام لیا گیا ہے۔ ایک پہلو سے مجھے خوشی ہے کہ کچھ بولے تو سہی وہ۔ اور جماعت کو اس کے نتیجے میں اپنی جوابی کارروائی کا مؤثر موقعہ ملے گا۔ لیکن بولے عجیب طرح ہیں۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب سے ایسے فرضی حوالے نکالے گئے ہیں جو کسی اَور موقعہ پر کسی اَور کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ چند اور مضمون رکھتے ہیں۔ ان کو اس طرح اخذ کیا گیا ہے کہ گویا وہ شدید دلآزاری کا موجب ہیں مسلمانوں کے لئے۔ اور دُوسری طرف وہ

اصل کُتب ضبط کر لی گئی ہیں

جن میں وہ حوالے ہیں۔ اور اُن کی اشاعت کی اجازت نہیں۔ گویا کہ وہائیٹ پیپر تو یہ تشریح کریگا کہ دیکھو یہ یہ ہماری دلآزاریاں ہو رہی ہیں یعنی

دِلآزاریاں تو جاری رہیں گی

اور اصل کتاب کو دیکھ کر یہ معلوم کرنے کا موقعہ کسی کو میسّر نہیں آئے گا کہ دلآزاری ہوئی بھی تھی کہ نہیں۔ اِس کو تو کسی شاعر نے خوب ادا کیا ہے کہ ؎

سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد

کہ پتھروں کو تو باندھ دیا گیا ہے اور کُتوں کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ فرضی دلآزاری کو تو آزاد کر دیا گیا ہے اور جوابی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ تو جتنی خوشی اِس پہلو سے ہوسکتی تھی کہ ایک جواب کا موقعہ پاکستان میں میسّر آجائے گا وہ خوشی تو ساتھ ہی اِس طریق کار نے زائل کر دی۔ لیکن جہاں تک غیر دُنیا کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا موقعہ تو بہر حال میسّر آئے گا۔ کہاں کہاں حکومتِ پاکستان کا قانون احمدیوں کی زبان بندی کرے گا۔ آخر آزاد دُنیا بڑی وسیع پڑی ہے۔ وہاں سے آواز اٹھ سکتی ہے اُٹھے گی پھیلے گی۔ اور جہاں جہاں انہوں نے یہ تقسیم کرایا ہے اُس سے زیادہ کثرت کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اِس کے نقطہ بہ نقطہ جوابات تیار کرکے تقسیم کئے جائیں گے۔ کچھ تو مَیں اپنے خطبات میں بھی بیان کروں گا۔ تاکہ وہ لوگ جنہیں پڑھنے کا زیادہ موقعہ میسّر نہیں آتا اور خطبے ضرور سُنتے ہیں اُن تک بھی بات پہنچ جائے۔ اور اِس طرح احمدیوں کو اپنے دفاع میں کچھ ہتھیار میسّر آجائیں۔ ان پڑھ احمدی بھی جب خطبہ غور سے سُنتا ہے تو کافی حد تک سمجھ جاتا ہے بات کو۔ اِس لئے اُن کے لئے ایک اچھا موقعہ مل جائے گا۔ اور اگر یہ چونکہ لمبا بھی بہت ہوسکتا ہے اور خطبات دُوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال کرنے ہوتے ہیں اِس لئے اگر کوئی حصہ رہ جائے بیچ میں سے تو وہ ویسے بھی پمفلٹ کی صُورت میں چھپوانا ہی تھا۔ وہ چھپوایا جائے گا۔ اور سب تک وہ پہنچ جائے گا۔ اِس لئے کوئی خلاء نہیں رہے گا۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

جہاں تک غیر مُسلم دُنیا کا تعلّق ہے۔ اُن کے سامنے جو انہوں نے موقف اختیار کئے ہیں وہ بھی سراسر جھُوٹ اور غیر منطقی اور نہایت لغو موقف ہیں۔ ان کے متعلق جہاں جہاں اِطلاع ملتی ہے ہم اُس کا جواب بتاتے ہیں۔ اور

زیادہ دیر تک تو کسی کو دھوکہ میں

رکھا نہیں جاسکتا۔ ان کے مَوقف کی ایک یہ مثال ہے جو NEWS WEEK میں شائع ہوئی۔ کہ ایک بڑے پاکستان کے افسر نے اپنے جواب میں یہ بات پیش کی کہ دیکھو یہ تو بڑی منطقی بات ہے کہ غیر مسلموں کو کیسے یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ مُسلمانوں کا بھیس

"خُدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پُورا پُورا انقلاب آوے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ایکسپورٹ ربڑ مینوفیکچررس ۲۴ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ } فون:- 27-0441 گرام:- "GLOBEXPORT"

اوڑھ کر بھیس بدل کر، مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر وہ لوگوں کو دھوکہ دے کہ وہ مسلمان ہے۔ آخر حکومت کا فرض ہے کہ دھوکہ بازوں کو پکڑے۔ اور اُن کے خلاف کارروائی کرے۔ تو یہ ایک منطقی دلیل انہوں نے قائم کی غیر دُنیا کے لئے۔ جن کو قرآن و سُنت سے تو غرض کوئی نہیں ہے۔ نہ ان کو یہ پتہ ہے کہ کوئی غیر مسلم کوئی حقیقت میں ہے بھی کہ نہیں۔ لیکن اُن کے سامنے اتنی سی بات رکھ دی گئی کہ ہماری حکومت نے فیصلہ کر لیا۔ اور ایک اسمبلی کا حوالہ دیا گیا کہ فلاں اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے اس فیصلے میں بھی ہمارا قصور کوئی نہیں۔ ہم نے تو ورثے میں پایا تھا یہ فیصلہ۔ اور جب ہم نے ورثے میں یہ فیصلہ پایا کہ فلاں جماعت غیر مسلم ہے تو اس فیصلے پر نفاذ کروانا، عمل درآمد کروانا ہمارا کام تھا۔ وہ ہم نے کروایا۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ بات تو انہوں نے پہنچا دی۔ لیکن اس کے اندر اتنی لغویات مضمر ہیں کہ جب وہ ہم دوسروں کو پہنچائیں گے اور پہنچا رہے ہیں تو کیسے کوئی یقین کر سکتا ہے کہ یہ دھوکہ لمبے عرصہ تک چل سکتا ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سب سے پہلے تو

اسمبلی کی حیثیت

سُن لیجئے۔ یہ وہ اسمبلی ہے جس کے اُوپر خود پاکستان نے ایک WHITE PAPER شائع کیا۔ اور سارے اسمبلی کے ممبران کا مُنہ کالا کر دیا اس وہائٹ پیپر کے ذریعے۔ اور یہ اعلان کیا کہ اُن میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ شریف انسان کہلا سکے۔ مُسلمان تو درکنار ایک عام شریف انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں یہ لوگ۔ فلاں بھی تھے۔ فلاں بھی تھے۔ جتنی بدیاں ہیں اُن لوگوں کی تفصیل گنائی گئیں۔ اور یہ چھپا ہُوا پیپر موجود ہے۔ حکومت مجبور تھی، یعنی نئی حکومت ایسی اسمبلی کو ختم کرنے پر اخلاقاً پابند تھی۔ اُس اسمبلی نے جن کا یہ حال ہے فرماتے ہیں کہ قانون پاس کیا تھا شرعی اور اس کی شرعی حیثیت ہے۔ کیونکہ اس اسمبلی نے جس میں سارے مُلک کے نمائندے موجود تھے یہ اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ غیر مُسلم ہے۔ تو ہم اس اسمبلی کے پابند ہیں۔ اس لئے لازماً ہم اس کی آگے بڑھ کر مزید پابندی کروائیں گے۔ تو جس اسمبلی کی اپنی حیثیت یہ تھی کہ وہ شریف انسان کہلانے کی اُن کے نزدیک مستحق نہیں تھی، باہر کی دُنیا کے نزدیک بے شک ہو۔ اس کے فیصلے پر اس قدر سرِ تسلیم خم کرنا اور سر جھکا لینا یہ بڑے تعجب کی بات ہے اور مزید بات یہ کہ اس کے فیصلے کی حالت یہ ہے کہ سارا قانون جو بڑی محنت سے اس نے تیار کیا تھا اور دستورِ اساسی کی صورت میں ان کو دیا تھا وہ

معطّل اور ترمیم کی عزّت افزائی

ہو رہی ہے۔ یعنی ۱۹۷۳ء کا قانون تو معطّل اور ۱۹۷۴ء کی ترمیم جاری۔ آخر کچھ تو احترام ہونا چاہیئے نا اسمبلی کا۔ یہ تو ویسی ہی بات بنتی ہے کہ ایک عورت صبح اُٹھ کے کھا رہی تھی سحری کے وقت۔ کسی کو پتہ تھا کہ وہ روزہ نہیں رکھتی۔ اُس نے کہا بی بی! تم روزہ تو رکھتی نہیں ہو یہ آدھی رات کو اُٹھ کر کھانا کیوں کھاتی ہو۔ اس نے کہا، روزہ نہیں رکھتی تو کافر تو نہ نا ہو جاؤں۔ کچھ تو احترام کروں رمضان کا۔ جہاں تک کھانے والا حصّہ ہے وہ تو مجھے پُورا کرنا چاہیئے بہرحال۔ چنانچہ افطاری بھی کرتی تھی اور سحری بھی کرتی تھی اور بیچ میں بھی کھانا کھاتی تھی۔ تو یہ احترام ہے اِن کے نزدیک اس اسمبلی کا کہ جس کی ساری بنائی ہوئی CONSTITUTION تمام دستورِ اساسی تو دو کوڑی کے لائق نہ رہا ہو۔ اور یہ رہ جائے باقی۔ اور پھر ایک اَور اس میں دھوکہ اور مغالطہ آمیزی ہے کہ یہ بھی شکل نہیں بن رہی عملاً۔ عملاً یہ شکل بنتی ہے کہ سارا دستور مع ترمیم کے معطّل تھا اور آرڈی نینس کے ذریعے دوبارہ یہ ترمیم جاری کی گئی۔ تو ایک شخص کا فیصلہ ہے۔ اب تو اسمبلی والی بات ختم ہو گئی۔ جب سارا قانون معطّل ہو گیا اور ترمیم بھی ایک دفعہ معطّل ہو گئی، دوبارہ جاری کیا گیا ایک آرڈی نینس تو پھر اَب اس کی قانونی شکل صرف یہ ہے کہ ایک شخص کا فیصلہ ہے۔ تو یہ چیزیں جب دُنیا کے سامنے آئیں گی تو پاگل تو نہیں دُنیا کہ وہ نہ سمجھ سکے۔ مگر قطع نظر اس کے کہ یہ فیصلہ کس کا تھا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ مَوقف ہی حماقتوں کا پلندہ ہے کہ منافقت کی ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ منافقت کہتے کس کو ہیں۔ قرآن و حدیث کی بات کرتے ہو تو اسے معلوم کرو۔ اور منافق کو کس چیز کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اور کس کی نہیں دی جاسکتی۔ اوّل تو یہ فیصلہ کہ کسی کے دِل میں کیا ہے۔ جو وہ دعویٰ کرتا ہے اس کے دِل میں وہ ہے بھی کہ نہیں۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ اس کو جو چاہیں کہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو تم مُنہ سے کہہ رہے ہو ہم اعلان کرتے ہیں کہ تمہارے دِل میں یہ نہیں ہے۔ یہ کام سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خلفاء کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ کسی نے اپنے آپ کو مُسلمان کہا ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا خلفاء نے یہ رد کر دیا ہو۔ فرمایا ہو کہ تم اندر سے غیر مُسلم ہو اور منافق ہو۔ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں۔ جہاں تک قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں کہ قرآن اس موضوع پر کیا فرماتا ہے تو جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سُنائی تھی اس میں اس کا مؤثر جواب موجود ہے کیونکہ

قرآن کریم تو ایک کامل کتاب ہے

کسی پہلو کو نہیں چھوڑتی۔ کوئی مستقبل کا فتنہ ایسا نہیں ہے جس کا ذکر اور اس کا تدارک قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس سارے آرڈی نینس کا تدارک قرآن کریم میں موجود ہے دلیل کا بھی اور جو بعد میں موقف اختیار کیا گیا اور آرڈی نینس کی جو تفاصیل ہیں، جب میں آپ کو سُناؤں گا اس آیت کی تشریح تو آپ حیران ہوں گے کہ ان سب چیزوں کا ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خبر دیتے ہوئے — قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔ اعراب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا ہم تمہیں بتا رہے ہیں جس کی دل پر نظر ہے کہ ایمان نہیں لائے۔ کہہ دو ان کو بے شک کہ لَمْ تُؤْمِنُوْا تم ہرگز ایمان نہیں لائے وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا لیکن تمہارا مُسلمان کہلانے کا حق میں پھر بھی نہیں چھینوں گا۔ یہ کہنے کے باوجود کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تم ایمان نہیں لائے ہو۔ ساتھ ہی اُن کا خوف دُور کر دو، اب اُن کو یہ خوف پیدا ہو جائے کہ اب شاید وہ مُسلمان نہیں کہہ سکتے اپنے آپ کو۔ تو کھل کر بتا دو قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا میں تمہیں کہتا ہوں جو اوّل المسلمین ہوں کہ تم کہہ سکتے ہو کہ ہم اسلام لے آئے وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا۔ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یہ کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ ایمان تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہُوا۔ اس سے بڑا منافق بھی کوئی متصوّر ہو سکتا ہے۔ جس کے متعلق خدا گواہی دے آسمان سے اور اپنے سب سے برگزیدہ رسولؐ کو خود بتائے، اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ کو اطلاع دے رہا ہو کہ ایک یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ اُن کے دِلوں میں ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی دیتا ہے کہ اس کے باوجود ان سے مُسلمان کہلانے کا حق تم نے نہیں چھیننا بلکہ اپنی زبان سے یہ کہو ہمیں علم ہے ایمان تمہیں حاصل نہیں ہُوا۔ تمہارے اندر داخل ہی نہیں ہُوا۔ پھر بھی خُدا مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کہہ دوں کہ تم مُسلمان کہو اپنے آپ کو اس سے تمہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ تو جہاں تک یہ جو دعویٰ تھا کہ

منافقت کے نُقصان بہت ہیں

اس لئے ہم نے ان کو روکا ہے، یہ آیت کس طرح اس کو پارہ پارہ کر رہی ہے اس دعویٰ کو یعنی اس آیت کا پہلا حصّہ۔ یعنی سوچتے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں قرآن کریم سے ثابت ہے کہ منافقوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ سورۃ المنافقون نازل ہوئی۔ اس کے اوپر اور جگہ جگہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ تو آج ان کو پتہ چلا ہے کہ منافقین سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم ہی نہیں تھا جن پر قرآن نازل ہو رہا تھا۔ اس کثرت سے منافقین کا ذکر ہو اور ایک منافق کو بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم زبردستی غیر مُسلم کہنے پر اپنے آپ کو مجبور نہ کیا ہو۔ بلکہ رئیس المنافقین وہ جو دِلآزاری میں اس حد تک بڑھ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک غزوہ سے واپسی پر اس نے یہ اعلان کیا کہ جو اس مدینہ اس شہر کا سب سے معزز شخص ہے وہ نعوذ باللہ من ذالک اس شہر کے سب سے ذلیل شخص کو نکال دے گا۔ جب گھر پہنچے گا۔ پس صحابہؓ جانتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ چنانچہ اس قدر ان کے خون میں جوش پیدا ہُوا اس انتہائی خوفناک ہتک کے اُوپر، اس گستاخی پر کہ ان کی تلواریں بے نیام ہونے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ نہیں کہنا اس کو۔ روک دیا حکماً۔ یعنی منافق بھی منافقوں کا سردار اور اتنے خوفناک جُرم کا وہ مرتکب ہو گیا ہو کہ دُنیا کے سب سے معزز انسان کو دُنیا کا سب سے ذلیل انسان کہہ رہا ہو۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ردِ عمل اس دِلآزاری پر یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ صحابہؓ کو منع فرمایا بلکہ جب اس کا بیٹا اپنا جو سچا مُسلمان تھا وہ غیرت میں یہ بات برداشت نہیں کر سکا۔ اس نے اجازت چاہی کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں اس باپ کا سر قلم کرتا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا تمہیں بھی اس بات کی اجازت نہیں۔ شاید اس کے دِل میں یہ خیال آیا ہو کہ باقی لوگوں کو اگر اجازت دی تو شاید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا خیال ہو، میرے جذبات کا کہ بیٹا تو مخلص ہے اس کے دِل کو تکلیف نہ پہنچے کہ کوئی اَور اس کے باپ کو قتل کر رہا ہے۔ کیسا عظیم نمونہ وہ دِکھاتا ہے۔ خود حاضر ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں۔ آپؐ نے

فرمایا نہیں۔ لیکن وہ ایسا تڑپ رہا تھا ایسا بے قرار تھا کہ جب مدینہ میں داخل ہونے کا وقت آیا تو آگے جا کر رستہ روک کر کھڑا ہو گیا اپنے باپ کا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں نہیں داخل ہونے دوں گا اس شہر میں جب تک یہاں یہ اعلان نہ کرو کہ تم دنیا کے سب سے ذلیل انسان ہو اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے معزز انسان ہیں۔ اس نے یہ اعلان کیا اور پھر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت دی تو جو

منافقوں کا سردار

تھا وہ مسلسل اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش رہی کہ میں خود اس کا جنازہ پڑھوں، یہ ہے اسوہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم منافقین کے متعلق۔ اب کوئی نیا قرآن نازل ہو رہا ہے پاکستان کے اوپر کہ جہاں نئی تعلیمات جاری کی جائیں گی منافقین کے بارے میں۔ اور پھر یہ بھی پتہ نہیں کہ منافق ہے کون؟ تم منافق ہو یا وہ منافق ہیں جن کے متعلق تم کہہ رہے ہو کہ یہ منافق ہیں۔ اس کا فیصلہ کون صادر کرے گا۔ تم کہتے ہو ہمیں کہ تم منافق ہو۔ اسی منہ سے ہم کہہ دیتے ہیں کہ تم منافق ہو فیصلہ کون کرے گا منافقت کا۔ منافقت کا فیصلہ تو خدا کے سوا کر کوئی نہیں سکتا۔ اور خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ جب میں فیصلہ کر دوں تب بھی تمہارا کام نہیں ہے کہ زبردستی کرو۔ یہ میرا کام ہے زبردستی کروں یا نہ کروں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اب دنیا کا سردار ہے تو۔ لیکن تجھے داروغہ نہیں بنایا صرف نصیحت کرنے والا بنایا ہے۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ نہ زبردستی تو ان کو تبدیل کریگا نہ تیری جواب طلبی کی جائے گی کہ کیوں تو نے زبردستی نہیں کی۔ مُصَيْطِر کے دونوں معنی ہیں۔ لیکن یہ داروغہ بن گئے اور دنیا کو کہتے ہیں کہ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں اسلامی ملک میں کہ منافق بھی رہے ہوں۔ اور وہ اپنے آپ کو مسلمان بتا رہے ہوں اور دنیا کو دھوکہ دے رہے ہوں۔ جو یقینی منافق تھے جن کے متعلق خدا نے گواہی دی تھی ان سے یہ سلوک کیوں نہیں ہوا؟ سوال تو یہ ہے کہ ان کو کیوں اجازت دی گئی کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہیں۔ اور جو فرضی منافق ہیں ان سے یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ لیکن صرف یہی نہیں میں نے تو یہ عرض کی تھی کہ

لغویات کا ایک پلندہ

ہے یہ سارا قصہ۔

امر واقعہ کیا ہے، منافقت دُور کرنے کے لئے نہیں بلکہ منافقت پیدا کرنے کے لئے یہ قانون جاری کیا گیا ہے۔ چالیس لاکھ احمدی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور یقین رکھتا ہے اس کو یہ قانون مجبور کر رہا ہے کہ اپنے منہ سے تو وہ کہو اپنے متعلق جو تم اپنے آپ کو نہیں سمجھتے۔ یہ منافقت ہے یا وہ منافقت ہے کہ تم ان کو بے شک جھوٹا سمجھ رہے ہو لیکن اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھ رہے ہیں۔ ایسا شخص جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اس کو کوئی دوسرا جو مرضی سمجھے فرق کیا پڑتا ہے۔ یا تو اس دوسرے نے قیامت کے دن خدا کی جگہ بیٹھنا ہو۔ پھر تو فرق پڑ جائے گا۔ لیکن اگر فیصلہ عالم الغیب نے کرنا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم تمہیں جو مرضی سمجھیں تم ہمیں جو مرضی سمجھو فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن اگر فیصلے اپنے ہاتھ میں لے لئے جائیں تو پھر فرق پڑتا ہے۔ اور اس قانون کی اب یہ شکل بن جاتی ہے کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ بھی مسلمان سمجھتا ہو جس کے معنی یہ ہیں کہ توحید باری تعالیٰ کا قائل ہو۔ فرشتوں کا قائل ہو۔ حشر نشر کا قائل ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کا قائل ہو اور ان تمام اعمال کا قائل ہو جو اسلام نے فرض فرمائے ہیں۔ قرآن کریم کی حقانیت کا قائل ہو اور یہ یقین رکھتا ہو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ سارے فرائض ہیں۔ ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایسے شخص کو یہ قانون کہے گا کہ ہماری نظر میں چونکہ تم منافق ہو اس لئے

غیر مسلم ہونے کا اعلان کرو

اور غیر مسلم ہونے کا اعلان ان ساری چیزوں کا برعکس ہے بالکل۔ اس کے سوا غیر مسلم بن ہی کوئی نہیں سکتا۔ یعنی قانون کہے گا کہ خدا کو واحد تسلیم کرتے ہوئے بھی کہو کہ میں اس کو ایک نہیں سمجھتا۔ محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانتے ہوئے بھی اعلان کرو کہ وہ نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ قرآن کو سچی کتاب حقانی کتاب واجب العمل کتاب سمجھتے ہوئے بھی اس کو نعیب کرو کہ جھوٹی ہے یہ قابل عمل نہیں۔ اور یہ اعلان کرو کہ یوم آخر نشر سب کہانیاں اور قصے ہیں۔ اور فرشتوں کا کوئی وجود نہیں۔ یہ اعلان کرو ورنہ قانون تمہیں سزا دے گا۔ یہ ہے وہ منافقت دور کرنے کا علاج جو اس قانون میں تجویز کیا گیا۔ حیرت کی بات ہے کہ منافقت وہ ہے یا یہ منافقت ہوگی کہ قانون مجبور کرے کہ یہ باتیں کہلوا رہا ہو اور دل میں کچھ اور ہو۔ تو منافقت کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو دل میں ہے وہ اگر تم کہو گے تو منافق اور جو دل میں نہیں ہے وہ کہو گے تو تمہاری منافقت دُور ہو گی۔ اس کا جواب بھی اس آیت میں موجود ہے۔ اور ساتھ یہ کہ چونکہ تم جھوٹے ہو اس لئے ہم تمہیں عمل نہیں کرنے دیں گے۔ اب قرآنی تعلیمات پر عمل ہم نہیں کرنے دیں گے کیونکہ تمہارا تعلق ہی کوئی نہیں۔ رشتہ کیا ہے تمہارا قرآن کریم سے۔ جب ہم نے تمہیں غیر مسلم کہہ دیا تو اب تمہارا رشتہ ٹوٹ گیا قرآن کریم سے۔ اس لئے یہ ساری باتیں جو میں نے بیان کی تھیں یہ قرآنی تعلیم ہے توحید، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعلان۔ قرآن کو سچا سمجھنا، برحق سمجھنا واجب التعمیل سمجھنا یہ ساری باتیں قرآن سے ہی تو لی ہیں۔ ایک بھی ایسی نہیں ہے جو قرآن سے باہر ہو۔ تو یہ اب نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ چونکہ ہم نے تمہیں غیر مسلم سمجھ لیا اور اعلان کر دیا اس لئے اب

تمہارا قرآن سے تعلق ٹوٹ گیا

ہے۔ اس شریعت پر تم عمل نہیں کر سکتے۔ اس شریعت کی تم اصطلاحیں استعمال نہیں کر سکتے۔ اس شریعت کی عبادت کے طریق اختیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ ہماری ہو گئی۔ اور تم نے تمہیں اس شریعت سے نکال دیا۔ اور قرآن کریم کے متعلق دیکھیے کہ وہ کیا کہتا ہے اس صورت حال میں۔ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا۔ کہ اے منافقو! جن کو ہم منافق کہہ رہے ہیں۔ یعنی عرش کا خدا کہہ رہا ہے، اے وہ لوگو! جن کے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ اس اعلان کے باوجود ہم تمہیں یہ بھی تسلّی دیتے ہیں کہ غیر مومن ہوتے ہوئے بھی، منافق ہوتے ہوئے بھی اگر تم ایک بھی اچھا عمل کرو گے تو خدا اس عمل کو بھی ضائع نہیں کرے گا۔ یعنی قرآن پر عمل کرنے کی دعوت بھی ساتھ ساتھ دے رہا ہے۔ فرما رہا ہے کہ منافقو، اور ساتھ دعوت نہیں بلکہ حکم دے رہا ہے، تسلی دلا رہا ہے کہ ہاں پھر بھی

آؤ اور قرآن سے فائدہ اٹھاؤ

اور یہ کتاب کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن کے اوپر نازل ہوئی ہے۔ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ مومنوں کے لئے بھی رحمت ہے اور منافقوں کے لئے بھی رحمت ہے۔ یعنی ان منافقوں کے لئے جن کو خدا منافق کہتا ہے۔ ان کو بھی یہ تسلی دیتی ہے یہ کتاب، کہ تم بھی میرے فیض سے باہر نہیں رہے۔ اس جھوٹ کے باوجود اس دو غلی زندگی کے باوجود ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اگر تم قرآن پر عمل کرو گے اور نیک اعمال کرو گے تو اللہ ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہاں کیا نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ چونکہ ہم نے تمہیں منافق قرار دے دیا ہے اس لئے قرآن پر عمل نہیں کرنے دیں گے۔ بالکل ایک نئی شریعت نازل ہوئی ہے اس لئے منافقت کیوں کرتے ہو تسلیم کرو کہ ہماری شریعت الگ ہے اور ہم اپنی شریعت کے ڈنڈے سے تمہیں ہانکیں گے۔ خود تو منافق نہ بنیں قرآن کریم کے اوپر ایک جھوٹا الزام لگا کر کہ قرآنی تعلیم ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ساری دنیا میں قرآن کریم کو بدنام کرنا اور اپنی دھاندلی کے لئے قرآن کریم سے جواز ڈھونڈنا اور جواز نہ ملے تب بھی قرآن کی طرف منسوب کر کے وہ بات شروع کر دینا یہ واقعہ ہو رہا ہے۔ اس لئے منافقت کا اوّل تو سوال ہی کوئی نہیں۔ منافق تو وہ ہوتا ہے جو جھوٹ بول کر اپنے عقیدے کے برخلاف بات کرتا ہو۔ ہمیں تو کہتے ہیں تم کرو اس طرح۔ پس منافقت سے بچانے والا قانون نہیں، منافق بنانے والا قانون ہے۔ اور عملاً اس قانون کے فیض میں احمدیوں کے خلاف ہر قسم کے خیالات کے لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سے فیض پا سکتے ہیں۔ اس کو ذرا آگے بڑھ کر دیکھیے، ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ دل میں کچھ اور ہے اوپر سے کچھ اور کہتے ہو۔ اور دوسری طرف کامل یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار نہیں کریں گے۔ اس لئے اسلام میں داخل ہونے کی شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار داخل کر دیا۔ نوکریاں چھوڑ دیں گے۔ جائدادوں سے محروم ہو جائیں گے۔ اپنے سارے حقوق تلف کروالیں گے۔ لیکن دل سے جانتے ہیں اور یہ گواہی دے رہے ہیں ساتھ کہ اتنے سچے لوگ ہیں کہ شدید سے شدید تکلیف برداشت کر لیں گے لیکن

جھوٹ نہیں بولیں گے

اور یہی ہو رہا ہے۔ تو منافق اس کو کہتے ہیں کہ ہر قسم کے دکھوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھے اور قبول کرے اور جھوٹ نہ بولے!؟ تو اپنا عمل کھول کر بتا رہا ہے کہ منافق ہم نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ اور وہی ہے جس کو خدا کی تقدیر ظاہر کرے گی کہ تم منافق ہو۔ پھر ایک اور اس عذر میں حماقت کا پہلو یہ ہے کہ کہا یہ جا رہا ہے کہ احمدی مسلم بن کر گویا سوسائٹی کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اس طرح عوام الناس بے چارے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی مسلمان ہیں وہ ان کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ کیسی احمقانہ بات ہے کہ جس کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہو

[illegible] کی اپیل

یہ کہ وہ غیر مسلم ہیں وہ عوام الناس کو کیا دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ اور ہیں۔ یا تو غیر احمدی بن کر اپنے اندر شامل کرتے ہیں پھر تو دھوکہ ہے۔ احمدی بن کر جب شامل کرتے ہیں تو پھر کیسے دھوکہ ہو گیا۔ اور پھر دھوکہ کیسے ہو گیا جبکہ احمدی ہونے کے نتیجہ میں سزا ملتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی احمدی ہوتا ہے پاکستان میں، خصوصیت کے ساتھ اس کے ساتھ ایسا خوفناک سلوک کیا جاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں دو باتیں طبعی نتیجے کے طور پہ سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ یہ جماعت دھوکہ دینے والی نہیں ہے۔ کیونکہ دھوکہ دینے والا تو لالچ دیتا ہے کہ تمہیں یہ ملے گا اور وہ ملے گا۔ تمہیں جائدادیں ملیں گی، تمہیں نوکریاں ملیں گی فلاں نعمتیں نصیب ہوں گی۔ جس جماعت میں داخل ہونے کے ساتھ ہی پہلی نعمتیں بھی ہاتھ سے جاتی رہیں، نوکریاں چھوٹ رہی ہوں۔ ماں باپ گھر سے نکال رہے ہوں۔ بیویاں روٹھ کے گھروں میں جا کر بیٹھ جائیں۔ قیامت برپا ہو جائے شہر میں۔ جہاں معزز تھا وہاں کا ذلیل انسان بن جائے۔ باپ اپنے بیٹوں کو جائدادوں سے محروم کر دیں۔ مائیں اتنا ماریں کہ حلئے بگاڑ دیں مار مار کے۔ چھوٹے بھائی اٹھ کر گالیاں دیں اور منہ پر تھپیڑ ماریں، یہ سارے واقعات پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ اور ہوتے ہیں ہمیشہ۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ تم دھوکہ دے کر ان لوگوں کو ساتھ شامل کر رہے ہو۔ عجیب دھوکہ ہے۔ دھوکہ تو وہ ہے جو تم کرتے ہو کہ وہ دو چار مرتد جو ہیں ان کے لئے دیگیں پکتی ہیں، ان کے گلوں میں ہار ڈالے جاتے ہیں۔ ان کے لئے گیٹ بنتے ہیں اور دو چار دن دعوتیں ہوتی ہیں ان کی۔ اس کو تو دھوکہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ کس طرح دھوکہ ہو گیا کہ مار پڑ رہی ہو اور یہ دھوکہ دے کر بلایا جا رہا ہے۔ عجیب قسم کا دھوکہ ہے

ہر تعریف اُلٹ گئی ہے

ہر بات ہی اُلٹی ہو گئی ہے۔ اور پھر یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے، ساتھ ہی دوسرا پہلو یہ ہے کہ بننے والا منافق نہیں ہے۔ نہ وہ جماعت منافق ہے جس میں آ رہا ہے۔ نہ وہ آنے والا منافق ہے کیونکہ جھوٹ کی خاطر کوئی ایسی مصیبت برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اعلان تو یہ ہو رہا ہو کہ فلاں شخص کی چوری ہو گئی ہے اور جو چور پکڑا جائے گا اس کا ہم منہ کالا کریں گے گدھے پر سوار کریں گے۔ جوتیاں مارتے ہوئے شہر سے نکال دیں گے۔ اور کوئی شخص جس نے چوری نہ کی ہو، جھوٹ بول کے منافق بن کے چور بن جائے۔ ایسا پاگل پن بعض عقلوں کو تو نصیب ہوتا ہو گا لیکن عام دنیا کی عقلوں میں نہیں آ سکتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلاں چور کو حلوے تقسیم ہوں گے، مٹھائیاں کھلائی جائیں گی۔ اور گلے میں ہار ڈالے جائیں گے پھر تو بہت چوری کے دعویدار پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن جہاں سزا ملتی ہو وہاں جھوٹے کا کام ہی کوئی نہیں۔ وہ تو کوسوں بھاگتا ہے ایسے موقعے سے جہاں سزا ملتی ہو۔ تو احمدیت کی سچائی کے لئے تو خدا نے ایک باڑھ بنا دی ہے اور انہی کے ہاتھوں سے بنوائی ہے جو منافق کہہ رہے ہیں اور جو جھوٹ کا الزام لگاتے ہیں۔ احمدیوں نے خود تو نہیں یہ باڑھ بنائی۔ اور یہ وہی باڑھ ہے جو ہر نبی کے وقت بنائی جاتی ہے۔ اور نبوت کی صداقت کا سب سے بڑا نشان بنتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کونسا نعوذ باللہ جھوٹ بولا تھا۔ وہ تو صدیق تھا نبیاً تھے۔

نبی ہوتے ہی سچے ہیں

پہلے سچے تھے کہ اللہ نے بار بار تصدیق فرمایا۔ کس منافقت کی سزا ملی تھی کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا؟ ناممکن تھا کسی کے لئے اس جماعت تک پہنچنا جب تک آگ میں سے گزر کر نہ وہ جاتا۔ پھولوں کی سیج تو نہیں تھی۔ ہاں کانٹوں پر سے گزرنا پڑتا تھا۔ منافق اسی طرح پیدا ہوتے ہیں دنیا میں؟ ماریں کھاتے، سزائیں لیتے، شدید تکلیفوں میں مبتلاء ہو کر پھر بھی مسکراتے ہوئے مزید تکلیفوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بہت ہی احمق انسان ہو گا جو ایسے شخص کو منافق کہے یا عقل کے پیمانے بدل جائیں، تعریفیں سب تبدیل ہو جائیں پھر ٹھیک ہے۔ جو مرضی کہو۔ لیکن عام دنیا کی عقل کے مطابق یہ شخص پاگل کہلائے جا سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ۔ اور انبیاء کو پاگل اسی لئے کہا جاتا ہے۔ دیوانے ہو گئے۔ منافق نہیں کہہ سکتے۔ پہلے لوگوں کو عقل تھی۔ اب اتنی بھی باقی نہیں رہی۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے لوگوں نے جادوگر بھی کہا اور جھوٹا بھی کہہ دیا اور پاگل بھی کہہ دیا اور عاشق بھی کہہ دیا اپنے رب کا۔ لیکن کبھی کسی نے منافق نہیں کہا۔ کیونکہ منافقت کے یہ طور نہیں ہوا کرتے۔ ہاں پاگل ہو جائے کوئی تو پھر تکلیفیں اٹھاتا ہے ضرور۔ اس لئے یہ بات بھی نہایت ہی لغو اور بے معنی ہے کہ جماعت دھوکے سے لوگوں کو داخل کرتی ہے اپنے اندر۔ اور اس دھوکے سے بچانے کی خاطر ان سے مسلمان کہلانے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ جو بھی آ رہا ہے، اس وقت احمدی ہو رہا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھ سے کیا ہو گا۔ مجھے غیر مسلم کہا جائے گا۔ گھروں سے نکالا جائے گا۔ مارا جائے گا۔ تکلیفیں دی جائیں گی، پھر آتا ہے وہ۔ اس لئے اس کو منافق کہنے کا تمہارے لئے جواز ہی کوئی نہیں۔ اور یہ قانون اپنا کیا حال کر دے گا اور کر رہا ہے اس پر بھی غور کرو۔ ہم تمہیں نیک نصیحت کرتے ہیں۔

وہ اُمت جو اُمتِ مسلمہ کے نام سے

اس قانون کے نتیجے میں

اُبھرے گی اس کی تشکیل کیا ہو گی۔ احمدی تو اپنی سچائی کی وجہ سے چونکہ خدا کے قائل ہیں اور خوف رکھتے ہیں، پتہ ہے ہم نے جان دینی ہے شدید تکلیفیں اٹھاتے ہیں، لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار نہیں کرتے۔ اس لئے وہ تو کسی صورت میں اس مصنوعی تعریف کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کے لئے تو رستے بند ہیں پہلے سے۔ لیکن ایک دہریہ کے لئے تو یہ روک نہیں ہے۔ تو دہریہ کو تو کھلی چھٹی ہے جو چاہے کہے۔ اس لئے پاکستان میں اگر ایک کروڑ دہریہ بھی ہو تو اس قانون کی رو سے وہ سچا مسلمان کہلائے گا۔ ایک دہریہ کے لئے کونسی مشکل ہے یہ لکھ دینا کہ مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں۔ جو دل میں خدا کو بھی جھوٹا سمجھتا ہو، اس کا وجود ہی تسلیم نہ کرتا ہو سارے نبیوں کو جھوٹا لکھوانا ہو اس سے لکھوا لیجئے۔ اس کے لئے کونسی مشکل ہے اگر تعریف یہ ہو سچا مسلمان ہونے کی کہ اول سے لے کر آخر تک جتنے نبوت کے دعویدار تھے سارے ہی جھوٹے تھے۔ تو شوق کے ساتھ یہ دہریہ اس پہ دستخط کریں گے کہ ہاں ہم مسلمان بنتے ہیں۔ تو مرزا صاحب کا انکار ان کے لئے کونسا مشکل ہے۔ عملاً یہ ہو رہا ہے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف۔ جتنے مسلمان پیدا ہوئے ہیں ان میں دنیا کو علم ہے یہ کون انکار کر سکتا ہے اس بات کا کہ ان میں دہریہ شامل نہیں ہیں۔ یہ سارے کے سارے مسلمان ہیں اس تعریف کی رو سے کہ یہ جھوٹ بول سکتے ہیں۔ پھر جو عدالتوں میں جھوٹی گواہی دینے کا عادی ہو جو اپنی منفعت کے لئے اسلام کو نظر انداز کرنے کا عادی ہو اس کے لئے کونسا مشکل ہے جھوٹ بولنا۔ تو قانون اب یہ بن گیا کہ جو سچے ہیں،

جو سچائی کے لئے قربانی دینے پر آمادہ ہیں

اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں وہ تو منافق ہیں۔ اور جب تک غیر منافق قرار نہیں دیئے جائیں گے جب تک جھوٹ بول کر ہمارے اندر داخل نہ ہوں۔ اور جو جھوٹ بولتے ہیں ان پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ شوق سے آئیں اور مہریں لگواتے رہیں کہ تم مسلمان ہو۔ تم بھی مسلمان ہو اور تم بھی مسلمان ہو۔ یہ نقشہ نیا ایک شریعت کا ابھر رہا ہے پاکستان میں۔ اور کوئی خوف نہیں کر رہا۔ اور پھر اس کا بڑے فخر سے پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے ساری دنیا میں۔ تمام دنیا کی حکومتوں کو یہ لکھ لکھ کے بھیجا جا رہا ہے کہ یہ وجہ تھی۔ ہم اس لئے مجبور ہو گئے تھے احمدیوں کو منافق قرار دینے پر اور ان سے مسلمانی کا حق چھیننے پر۔ ابھی تو حق تمہیں دیا ہی کسی نے نہیں

یہ خدا کے کام ہیں

اللہ بہتر جانتا ہے کون مسلمان ہے کون نہیں ہے۔ جن کو مسلمان کہہ رہے ہو ان کا جائزہ تو لو کبھی کوئی حقیقت میں اسلام کا قائل بھی ہے کہ نہیں۔ کثرت سے اشتراکی ہیں ان میں

جو منہ کا مذاق اڑاتے پھرتے ہیں۔ آج بھی پاکستان کے اخباروں میں رسالوں میں وہ تمسخر اڑاتے پھرتے ہیں اور کسی کو جرأت نہیں کہ ان کو غیر مسلم کہہ سکے کیونکہ قانون ایسا بنادیا اس قانون کی زد میں وہ نہیں آسکتے یہ تو ویسی بات ہے کہ ؎

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

عجیب قانون ہے کہ سوائے مسلمانوں کے کسی پہ حملہ نہیں کرسکتے یعنی جو سچے ہیں اپنے دل کے ساتھ بھی کو جھوٹ بولنے کی استطاعت نہیں ہے ان کو لازماً یہ نکال کر باہر کردیتا ہے۔

باقی جہاں تک تعلق ہے دوسرے یعنی SO CALL دلائل یعنی مزعومہ دلائل جو قرطاس ابیض میں دیئے گئے ہیں اُن کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا انشاء اللہ تعالیٰ ایک ایک حصہ اس کا لے کر جماعت پر واضح کیا جائیگا اور میرا ارادہ ہے انشاء اللہ کہ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے موقعہ میسر کردیا ہے۔ انہوں نے ساری دنیا میں جھوٹ پھیلایا ہے۔ اس لئے اس کا جواب جس جس ملک تک پہنچا ہے اس کی زبان میں ترجمہ کروا کر کثرت سے تقسیم کروایا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب احمدیت کو......

تبلیغ کا ایک بہت اچھا موقعہ

میسر آگیا ہے عجیب بات ایک اور بھی ہے اس میں کہ ایک طرف تبلیغ بند کردی ہے احمدیوں کے لئے دوسری طرف احمدیوں کے خلاف دلائل جاری کرکے سوچنا یہ چاہیئے کہ اس کا مقصد کیا ہے پاکستان کے متعلق سوچیں تھوڑی دیر کے لئے کہ وہاں جب احمدیوں کے خلاف یہ دلائل اٹھائے گئے مبینہ مسلمانوں کو تو بھی ہم تو انہیں مسلمان ہی کہتے ہیں مبینہ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ سرکار کے حوالے سے کیونکہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا موقف ہے اس میں غلطی کوئی نہ لگے جماعت احمدیہ ان کو غیر مسلم کبھی نہیں کہتی نہ کبھی کہا ہے۔ نہ آئندہ کہے گی کُفر دون کُفر کا مسئلہ جہاں تک ہے اس کے اندر ہر فرقہ ایک دوسرے کو کافر کہتا رہا ہے اب بھی کہہ رہا ہے۔ لیکن غیر مسلم کہنا اور بات ہے غیر مومن کو کافر کہتے ہیں اور قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان کو کہہ دو تم غیر مومن ہو اسی کو کافر کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی غیر مسلم نہیں کہا نہ مجبور کیا کہ تم اپنے آپ کو غیر مسلم کہو یہ دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں تو اسی سبب سے جب میں کہتا ہوں مبینہ تو مراد یہ نہیں کہ ہم مسلمان نہیں تسلیم کرتے

ہم تو یہ اقرار کرتے ہیں

کہ جو منہ سے جو کہتا ہے جس مذہب کی طرف منسوب ہوتا ہے اسے یہ حق بہر حال دیا جائے گا کہ وہ اس مذہب کی طرف منسوب ہو جب ہم کہتے ہیں کافر ہے تو مراد صرف یہ ہے کہ فی الحقیقت جہاں تک اس مذہب کے مغز کا تعلق ہے وہ اس سے عاری ہے اور مراد صرف اتنی ہے کہ جب وہ وفات پائے گا تو خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ تو اس کے اعمال اسے کافر بتا رہے ہوں گے یا اس کے بعض بدعقائد اس کو کافر بتا رہے ہوں گے۔ اس سے زیادہ اس ہمارے فتوے کی کوئی حقیقت نہیں تو بہرحال یہ جو دوسرے مسلمان ہیں اس وقت پاکستان میں ان کے متعلق ہم پر یہ پابندی ہے کہ ان کو تبلیغ نہیں کرنی حالانکہ یہ سوچا ہی نہیں گیا کہ

تبلیغ تو دودھاری تلوار ہوتی ہے

ایک طرف سے بند ہو ہی نہیں سکتی جب تک دوسری طرف سے بند نہ ہو تو عوام الناس پاکستان کے بیچارے سوچ ہی نہیں سکے کہ ہوا کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان پر بھی یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیں تبلیغ نہیں کرنی اگر یہ نہیں ہے تو پھر یہ شکل نکلتی ہے۔ حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ ہوگیا کہ اگر احمدیوں کو کوئی غیر احمدی تبلیغ کرے تو انہوں نے نہایت خاموشی سے تبلیغ سننی ہے اور جواباً کچھ نہیں کہنا سمجھ آئے یا نہ آئے

یکطرفہ بات سنتے چلے جائیں اور جواب میں کچھ نہ کہیں یہ قانون کہاں سے لیا قرآن سے حاصل کیا سنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا آنحضورؐ تو جب تبلیغ کرتے تھے تو دو پہلو نمایاں تھے ایک یہ کہ دنیا کا کوئی فرد بشر آپ کی تبلیغ کے فیض سے باہر نہیں رہا۔ نہ قرآن نے اجازت دی کہ کسی کو چھوڑ دو یہودیوں کے پاس بھی گئے ڈٹ کے انکار ہی کیا کر کیوں گئے۔ اور تبلیغ کی اور یہ کوئی نئی شریعت ہے کہ احمدیوں کو تبلیغ نہیں کرنی اور اگر تبلیغ کرنی ہے تو پھر یہ سنت کہاں سے نکالی کہ تم بولے جاؤ اور احمدی نہیں بولے گا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ تبلیغ کا نمونہ نہیں تھا۔ آپ تو گھنٹوں دیتے تھے غیروں کو ان کو تبلیغ کرتے تھے۔ پھر ان کی باتیں سنتے تھے۔

بڑے تحمل اور پیار سے

سنتے تھے۔ بلکہ ایسے بھی تھے جو آکر نہایت گستاخیاں کرجاتے تھے بڑی سخت گستاخیاں کرجاتے تھے گفتگو کے دوران اور ان کو موقعہ دیتے چلے جاتے تھے۔ قُل انظرنا جو قرآن کریم میں حکم آتا ہے کہ راعنا کو بگاڑ کر کہا کرو یہ کس طرف اشارہ ہے یہ تو نہیں تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں ہوتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے گفتگو ہوتی تھی باتیں ہوتی تھیں یہود آتے تھے کئی قسم کے سوال کرتے تھے جواب دیتے تھے تو رسول اللہ صلعم کو تبلیغ کر دہ سکتا ہے یہودی نعوذ باللہ من ذالک اور آپ کو تبلیغ نہیں ہو سکتی یہ کونسا قرآن کریم نکالا ہے نیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کرتے تھے اور پھر جواب سنتے تھے اور نئی شریعت یہ ہے کہ تمہیں اگر تبلیغ کی جائے گی تو جواب کی اجازت نہیں ہوگی ورنہ تبلیغ ہی نہیں کی جائے گی اگر نہیں کی جائے گی تو غیر شرعی طور پر باقی سب مسلمانوں کا حق تم نے چھین لیا۔

شریعت اسلامیہ کے خلاف

حق ان سے چھینا اور اگر ہمیں جواب کی اجازت نہیں تو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہمارا حق چھین لیا جس پہلو سے اس کا تجزیہ کریں یہ پہلو احمقانہ ہے بلکہ عقل والا پہلو اس میں نہیں یہی وہ موقعہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کہ کیا ہو گیا قوم تمہیں کیا ایک بھی عقل والا تم میں باقی نہیں رہا غور کرو تم کہاں پہنچ گئے ہو ہر بات کو تم نے الٹ کردیا ہے ہر منطقی نتیجہ سے محروم رہ گئے ہو اور علم نہیں ہو رہا تمہیں کہ کہاں پہنچا دے گی تمہیں یہ منطق تمہارے دلائل تمہیں کس طرف دھکیل کے لئے کے جارہے ہیں۔ پس اب جو White paper ہے جس کا میں نے ذکر کیا کہ تفصیل سے بلکہ بعد میں بتاؤں گا اس White paper. میں تو یہی شکل بنتی ہے۔ کہ ہماری شریعت کے مطابق ہم تمہارے اوپر جتنے چاہیں الزام لگاتے چلے جائیں تبلیغ یہ ہے ہماری ہم تمہیں تبلیغ کررہے ہیں لیکن تمہیں جواب کی اجازت نہیں یہ سنت تو قرآن سے ثابت ہوتا ہے یہ کفار کی تھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو نہیں تھی وہ یہ کہتے تھے کہ اپنی باتیں کرلیا کرو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے آگے سے جب وہ جواب دینے لگے تو شور مچادیا کرو کہ یہ نہیں ہم کرنے دیں گے تو سنتیں بتا رہی ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے اپنے پاؤں پر تو کلہاڑی نہ ماریں اگر ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں تو آپ تو مسلم بنیں یہ میری نصیحت ہے آپ کو لیکن اگر نہیں بنتے اور لاتاخیر کا فیصلہ کرلیا ہے تو پھر قرآن کو تو بیچارے کو الزام تراشی سے محفوظ رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پہ تو حملہ نہ کریں کھل کر کہیں کہ ہم

اک نئی شریعت کے تابع

ہیں جس کا نہ قرآن سے تعلق ہے نہ سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے پھر یہ دلآزاری تو ہماری نہیں ہوگی کہ قرآن پر آپ حملہ کررہے ہیں اور ہمیں جواب کی اجازت نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بگاڑ رہے ہیں اور دنیا کے سامنے نہایت بھیانک نقشہ پیش کررہے ہیں اور ہمیں

جواب کی اجازت نہیں ٹھیک ہے جہاں تک بس چلتا ہے آپ جواب کی اجازت نہ دیں لیکن جہاں ہمارا بس چلے گا ہم بڑی قوت اور بڑی فہم کے ساتھ حکمت کے ساتھ شرافت کے دائرے میں رہتے ہوئے کثرت سے جواب دیں گے۔ اس لئے احمدی کا فرض ہے کہ انفرادی طور پر بھی وہ جوابی کارروائی کے لئے تیار ہو جائے اور جب لٹریچر مہیا کیا جائے تو اس کی تقسیم میں بھی بھرپور حصہ لے ایک پمفلٹ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف شائع کریں تو سو نہیں تو دس پمفلٹ تو ضرور سردست شائع کیا جائے گا جواب میں اور پھر جب خدا توفیق بڑھائے گا تو پھر ایک کے جواب میں سو بھی ہم شائع کرنے لگیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

ایک اور نہایت ہی دردناک اور بھیانک تازہ ظلم

کی اطلاع آئی ہے اس سلسلے میں احباب جماعت کو دوبارہ دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے بہت دعا کریں پہلے تو انہوں نے باجوہ صاحب اور مولوی خورشید صاحب وغیرہ کے کیس میں ایک بالکل جھوٹا اور فرضی من گھڑت کیس ان کے خلاف بنا دیا اور کہا کہ یہ بوڑھے بے چارے بیمار یہ ایک مولوی کو اغوا کر رہے تھے اس وقت پکڑے گئے اور جب دنیا میں اس کے خلاف احتجاج ہوا ایک گند دوسرے گند پر مائل کر دیتا ہے ایک جھوٹ دوسرے جھوٹ کی انگیخت کرتا ہے۔ انہوں نے اس ظلم کے او پر مزید ظلم یہ کیا کہ وہ جو دو نوجوان پکڑے ہوئے تھے ان پر اتنے دردناک اور ہولناک مظالم کئے ہیں پولیس نے کہ ان کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آدمی کے ایسی بھیانک ایسی بے حیائی کے ساتھ ان پر ظلم کیا گیا ہے کہ

اسلام کے نام پر جھوٹ بلوانے کے لئے

اس قدر مظالم تعجب ہے کہ ان کو کوئی خوف ہی نہیں ہے کہ ہم نے خدا کو جان بھی دینی ہے کہ نہیں اس اطلاع کے متعلق تو میں نے ہدایت دے دی ہے کہ ساری دنیا میں اس واقعہ کو مشتہر کرنا چاہیئے اور سزا یہ دے رہے تھے کہ ان بڈھوں کو شامل کروا ور تحریر لکھ کر دو کہ وہ دونوں تم بھی اغوا کرنا چاہتے تھے اور وہ دونوں بھی اغوا کروانا چاہتے تھے اور ان کی ہدایت پر تم اغوا کروا رہے تھے تاکہ دنیا کی طرف سے جو احتجاج آرہے ہیں انہیں تحریری شائع کر کے دکھلا دیں کہ یہ دیکھو تحریر اور ایک ایک رات میں بعض دفعہ وہ پانچ پانچ دفعہ بے ہوش ہوئے ماریں کھا کر اور ننگے بدن کر کے ان کو گاؤں والوں کو دعوت دی گئی کہ آئیں ان کو دیکھیں اور انتہائی گندی مغلظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور ان کے والدین کے خلاف اور ان کے عزیزوں کے خلاف جو گندی گالیاں سوچی جا سکتی ہیں وہ دی گئیں اور پھر بلیڈوں سے ان کو چیرا گیا اور ان کے اوپر مرچیں پھینکی گئیں، ہر قسم کے ایسے ہتھکنڈے کئے گئے یہاں تک کہ ایسی حالت میں وہ بے ہوش ہوئے ہر دکھ جو آپ سوچ سکتے ہیں وہ ان کو دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو استقامت عطا فرمائی اور باجوہ صاحب اور ان بے چارے مظلوم کے متعلق انہوں نے آخری وقت تک نہیں بیان دیا اور جب یہ دیکھا کہ اب ہمارے پاس چارا کوئی نہیں رہا اس کے بعد تو موت رہ گئی تھی باقی تو اب اس کیس کو پولیس نے سفارش کر دی ہے کہ مارشل لاء میں آزمایا جائے کیونکہ سول ہتھیار جو ہمارے پاس تھے وہ تو ہم نے استعمال کر لئے ہیں۔

یہ تو ہتھکنڈے ہیں

نہ سول ان سے بڑھ کر تو سول کے پاس ہتھکنڈے کوئی نہیں ہے۔ ہاں مارشل لاء جس کو چاہے موت کی سزا دے دے تو اب یہ کیس مارشل لاء میں بھجوایا جا رہا ہے تو دعا کریں ان لوگوں سے واسطہ ہے اس وقت اسلام کو اور اسلام پر یہ ظلم کرنے والے انتہائی خوف ناک اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور باز رکھے کیونکہ یہ معاملہ تو اتنا بڑھ چکا ہے کہ اس کے بعد پھر خدا کی طرف سے سوائے اس کے کہ ایسی قوموں کی ہلاکت کی تقدیر لکھ دی جائے۔ اور کچھ رہتا نہیں باقی اپنی بے حیائی میں ظلم اور سفاکی میں اور سچائی کو جھٹلانے میں ایک حد سے آگے نکل چکے ہیں بظاہر تو واپسی کی صورت نظر نہیں آرہی ہے لیکن

دعا کرنی چاہیئے

ہمارا فرض ہے ہمارا اپنا وطن ہے ہمیں اس سے محبت اور پیار ہے کہ چند شریروں کی وجہ سے سارے وطن پر عذاب آجائے۔ اور مصیبت پڑے اس کا بھی تو ہمیں دکھ پہنچتا ہے ان کو کیا اس کا دکھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے یہ دعا کی تحریک جو کر رہا ہوں اس کو خاص طور پر یاد رکھیں راتوں کو اٹھیں تہجد میں دن رات ان بھائیوں کے درد کی حالت کو سوچ کر اور اپنی اس نعمت کی حالت کو سوچ کر کہ آپ آرام میں پھر رہے ہیں خاص طور پر ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۷ر اگست

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی:۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ ۚ ٱعْدِلُوا۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ (المائدہ:۹)

پھر فرمایا:۔

ابھی چند دن پہلے اُس عدالت کی طرف سے جسے

شریعت کورٹ

کا نام دیا گیا ہے حکومت پاکستان کی طرف سے، بعض احمدیوں کی طرف سے ایک پیش کردہ مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ اس سے متعلق پہلے بھی کچھ کہہ تو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ معاملہ ابھی عدالت میں تھا اور میں یہ نہیں پسند کرتا تھا کہ اُن کو کوئی بہانہ ہاتھ آئے۔ کہ چونکہ مقدمے کے دوران فلاں شخص نے یہ بات کہہ دی ہے اس لئے ہمیں عذر مل گیا ہے فلاں بات کہنے کا اس لئے میں نے عمداً اس سے متعلق کچھ کہنے سے گریز کیا ہے مگر جماعت کو میں بتانا چاہتا ہوں اس کا پس منظر کیا ہے کیا واقعہ ہوا ہے اور کیوں ایسا ہوا؟

پہلی بات تو یہ بیان کرنی ضروری ہے کہ اس میں

جماعت احمدیہ ایک فریق نہیں تھی

کسی اسٹیج پر بھی جماعت احمدیہ اس مقدمے کا فریق نہیں بنی۔ میں نہیں جانتا کہ غیر مبائعین بحیثیت غیر مبائع جماعت کے فریق بنے ہیں یا نہیں؟ لیکن جماعت احمدیہ بہرحال اس مقدمے کا کوئی فریق نہیں اٹھا اسے یہ غلط فہمی اگر کسی کو ہو تو وہ دور ہو جانی چاہیئے۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ کسی اس نوع کی عدالت میں بطور جماعت احمدیہ کے جا سکتی ہے جس کی کوئی شرعی حیثیت نہ ہو۔ جہاں تک بعض افراد کا تعلق ہے جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے کیوں ایسا کیا اور کیوں انہیں میں نے نہیں روکا؟ یہ سوال ہے صرف جس کے متعلق جماعت کو علم ہونا چاہیئے۔ انہوں نے ایسا اس لئے کیا، یعنی اُن کے ذہن میں جو دلیل تھی وہ یہ تھی کہ۔

تمام دنیا میں حکومت پاکستان یہ پروپیگنڈا کر رہی ہے

کہ جماعت احمدیہ نے اس فیصلے کو قبول کر لیا ہے اور احمدیوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ جو کچھ بھی فیصلہ ہوا ہے یہ درست ہے اور ہم اس کے مطابق کہے گئے یعنی دل سے گویا ہمیں تسلیم ہو گیا ہے۔ تو اگر کچھ احمدی مقدمہ کر دیں ان کی شرعی عدالت میں یعنی مبیّنہ طور پر شرعی عدالت میں۔ اور پوری طرح اس معاملے کو کھنگالیں تو فائدہ اس کا یہ ہو سکتا ہے کہ اوّل تو یہ الزام خود بخود دنیا کی نظر سے گر جائے گا۔ اور بے معنی ہو جائے گا اور دوسرے جماعت کی طرف سے جو دلائل پیش کئے جائیں گے۔ وہ اتنے قوی اور واضح ہوں گے کہ اگر عدالت نے خلاف بھی فیصلہ دیدیا، جیسا کہ دیا ہے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا جو لوگ پڑھیں گے اُن کے لئے، بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو جائیگا اور جو لوگ کارروائی سنیں گے اور روزانہ اخبارات میں شائع ہوگی اُن کو ایک بہت فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ ایسے ملک میں جہاں ایک طرف یہ تبلیغ بند کر رہے ہیں خود ان کی عدالت تبلیغ کرنے کا ایک موقعہ مہیا کر دے گی۔ کیونکہ وہ سارے امور جو اختلافی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں وہ بیچ میں آنے تو ہیں بہر حال چونکہ ان کے اس موقف میں کافی وزن نظر آتا تھا

اگرچہ یہ خدشہ بھی تھا

کہ وہ اس کارروائی کو اسی طرح چھپا جائیں جس طرح اس سے پہلے نیشنل اسمبلی کی کارروائی کو آج تک بصیغہ راز رکھا گیا ہے۔ اور اس فائدے سے جماعت محروم رہ جائے جو اُن نوجوانوں کے ذہن میں تھا۔ جنہوں نے مقدمے میں حصہ لیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ بھی امکان تھا کہ عدالت ہے اور اسمبلی نہیں ہے ہو سکتا ہے اس کو وہ کھلم کھلا منعقد کریں کیونکہ کسی جرم کی عدالت تو ہیں نہیں۔ یہ تو ایک شرعی مسئلے سے تعلق رکھنے والی عدالت ہے۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ یہ اسے کھلم کھلا لوگوں کے سامنے کارروائی کو چلائیں اور اخباروں کو بھی اجازت ہو کہ وہ پوری کارروائی کو آگے چھاپنا شروع کر دیں لیکن

جب مقدمہ شروع ہوا

تو تعجب ہوا کہ اس معاملے میں بھی انتہائی سیکریسی (SECRECY) یعنی راز برتا گیا۔ اور سوائے اُن چیدہ آدمیوں کے جن کو ٹکٹ دیا گیا فریقین کی طرف سے، اخبارات کو نہ تو کارروائی شائع کرنے کی اجازت تھی اپنی طرف سے، اور نہ احمدیوں کو جو مقدمہ کے فریق تھے اُن کو اجازت تھی کہ وہ اس کارروائی کو شائع کریں۔ اور صرف عدالت کی طرف سے جو مختصر نوٹ جاری ہوتا تھا وہی صرف شائع کیا گیا۔ اس سے ایک تو اُن کا رجحان بڑا واضح ہو گیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور اگر، ایک تو بڑی قطعی بات ہے جس دن یہ فیصلہ کیا گیا اور پہلے دن ہی یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے ایک بات واضح ہو گئی کہ اگر اُن کے نزدیک دلائل حکومت کی طرف ہوتے جنہوں نے یہ آرڈیننس جاری کیا ہے تو نا ممکن تھا کہ وہ اس کو چھپاتے اس بحث کو۔ اُن کو تو اشتہار دے کر بلوانا چاہیئے تھا ساروں کو کہ آکے دیکھو تو یہ جو احمدی کہتے ہیں کہ حکومت نے ظلم کیا ہے۔ ابھی ثابت ہو جائے گا قرآن کریم کی رُو سے کہ بالکل جھوٹے کہتے ہیں اور حکومت بالکل حق پر ہے اور عین شریعت کے مطابق فیصلے ہوئے ہیں۔ تو وہی وجہ جو اس سے پہلے نیشنل اسمبلی کے فیصلوں کو چھپانے کی بنی اور اُس کارروائی کو چھپانے کی بنی، وہی وجہ اب پھر حائل ہو گئی اس کارروائی کو مشتہر کرنے میں بہر حال ابھی بھی کوشش تو کی جا رہی ہے اور وکلاء نے درخواستیں دی ہیں جنہوں نے مقدمہ کیا تھا کہ ہم فریق ہیں، ہمارا حق ہے کہ ساری کارروائی کی ٹیپ بھی ہمیں دی جائے اور تحریر عدالت کی مصدقہ نقول بھی ہمیں دی جائیں۔ مقابل کے لوگ کیا کہتے ہیں ہم کیا کہتے رہے۔ تو اگر وہ مان گئے تو یہ فائدہ اب بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور

ساری دنیا میں اس کیس کی اشاعت ہو جائیگی

اور اصل جج تو خدا ہے۔ لیکن خدا کے بندوں میں تبلیغ کے طور پر یہ کارروائی بہت کام آسکتی ہے۔ کیونکہ مسلسل جماعت احمدیہ کے وہ ممبران جنہوں نے انفرادی حیثیت سے یہ مقدمہ کیا اُن میں ہمارے وکیل جو خاص طور پر پیش پیش تھے۔ جنہوں نے بہت محنت کی ہے وہ شیخ مجیب شیخ تو غلطی سے ان کے نام کے ساتھ لگ جاتا ہے مجیب الرحمٰن صاحب ہیں۔ بنگال کے ہیں چونکہ اور نام مجیب الرحمٰن ہے اس لئے اکثر شیخ خود بخود ساتھ لگ جاتا ہے۔ وہ کئی دفعہ احتجاج بھی کر چکے ہیں۔ اب تو بے چارے جواب دے بیٹھے ہیں کہتے ہیں اب مجھ سے بار بار احتجاج نہیں ہوتے جو مرضی کہو مجھے۔ لیکن چونکہ کہنے والوں کی نیت بد نہیں اس لئے القاب تنا سبزوا بالالقاب میں بہر حال نہیں آتا خیر یہ تو ضمنی بات تھی انہوں نے تو اتنی محنت کی ہے کہ جو دوست مختلف کارروائیاں سننے والے تھے، جو جانتے ہیں، جو قریب رہے، اُن کی طرف سے مسلسل مجھے دُعا کے خط آتے رہے۔ اس لئے میں اس موقع پر اُن کے لئے دُعا کی بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

شروع میں ہی اُن کو نظر آ گیا تھا کہ اُن سے کیا ہونی ہے۔

پانچ گھنٹے مسلسل اُن کو بولنا پڑتا تھا

اور جب انہوں نے درخواست کی کہ میں نے تیاری کرنی ہوتی ہے جو میں کام کر رہا ہوں، مجھے ساری رات جاگنا پڑتا ہے اور پانچ گھنٹے بولنے کے لئے آپ لوگ جانتے ہیں وکیل رہ چکے ہیں کتنی بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔ تو اس وقت کو کچھ کم کریں۔ سہولت سے چلیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کچھ ہدایات تھیں یا کچھ مقاصد تھے جو ظاہر نہیں کئے گئے عدالت کی طرف سے وہ چاہتے تھے کہ افراتفری میں جتنی جلدی ہو سکے یہ معاملہ نبیڑا جائے۔ چنانچہ اُن کی درخواست کو صاف رد کر دیا گیا اور کہا یہ گیا کہ ہم تم سے بوڑھے ہیں، ہم جب بیٹھتے ہیں پانچ گھنٹے تو تمہارا پانچ گھنٹے کھڑے رہنے میں کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم چونکہ سنتے ہیں پانچ گھنٹے اس لئے تمہارا انیس گھنٹے تیاری سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ تو عجیب دلیل تھی۔ لیکن یہ بھی پتہ لگ گیا کہ آئندہ دلیلیں کس قسم کی آنے والی ہیں۔

بہر حال مقدمہ دونوں طرف سے بڑے جوش و خروش سے لڑا گیا اور بار بار ہمارے احمدی وکیل یہ کہتے رہے کہ ہم قرآن و سُنت سے بات کر رہے ہیں۔ آپ بعد کے فقہا کی باتیں کرتے ہیں۔ شریعت کی بات کرنی ہے تو قرآن و سنت سے فیصلہ ہونا چاہیئے۔ یہ کیا قصہ ہے کہ فلاں فقیہ نے یہ کہا اور فلاں فرقے کے فلاں امام نے یہ کہہ دیا۔

ہم تو قرآن اور محمد رسول اللہ صلعم کو امام مانتے ہیں

اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حوالہ دیجئے شوق سے قرآن کریم کے حوالے دیجئے۔ اس سے باہر کی دنیا جو کئی سو سال بعد پیدا ہوئی ہے اُس کے حوالوں میں ہمیں کیوں کھینچتے ہیں مگر چونکہ عدالت اُن کے اِن حوالوں کو سراہ رہی تھی اور واہ واہ کر رہی تھی اور بڑے بڑے دلچسپ ریمارکس ساتھ دیتی چلی جا رہی تھی۔ اس لئے اِن وکلاء کے لئے مجبوری تھی کہ جس میدان میں بھی وہ گھسیٹیں اُس میدان میں جائیں اور اُس میدان میں بھی اُن پر فتح پائیں۔

چنانچہ یہ ایک غیر معمولی محنت کے ساتھ تیار کیا ہوا مقدمہ تھا۔ مجیب الرحمٰن صاحب کا جس میں دشمن بھی اس معاملے میں عش عش کر اٹھا۔ اور جو رپورٹیں مخالفین اور معاندین کی باہر ملتی تھیں، وہ بلا استثناء یہی کہہ رہے تھے کہ جیتیں گے ہم، فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا۔ لیکن دلائل میں احمدیوں کے دلائل کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ وہ بے کیا بازی، اور بینک ڈالتے تھے مولوی اور کہتے تھے کہ کیا ہو گیا ہے تمہیں کچھ کرو کچھ طریقے کوئی نکالو۔ تو جو

خلق خدا کی آواز ہے

وہ تو خدا والوں کے ساتھ ہی ہے۔ اور جو حکومت والوں کی آواز ہے اُس نے

حکومت کے ساتھ ہی ہونا ہے ظاہر بات ہے۔ اس میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چنانچہ میں نے شروع میں ہی ان کو لکھ دیا تھا کہ ؎

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

جو انہوں نے کہنا ہے تمہیں پہلے ہی پتہ ہے۔ تمہارا مقصد ہی کچھ اور تھا۔ وہ مقصد خدا کرے حاصل ہو جائے پورے کا پورا۔ مگر یہ اُن کو ضرور بتا دو کہ

تمہاری شرعی حیثیت کوئی نہیں ہے

اور یہ بھی بتا دو کہ اصل اپیل ہماری سپریم کورٹ میں نہیں بلکہ خدا کی عدالت میں ہوگی اور خدا فیصلہ کرے گا۔ اور یہ بھی اُن کو بتا دو کہ آج جو تم وقتی تاثرات کے تابع فیصلے کروگے اُس سے اسلام کی ایک نہایت ہی خوفناک اور مضحکہ خیز تصویر بھی دنیا کے سامنے اُبھر سکتی ہے۔ اور دنیا یہ کہے گی کہ پاکستان کی شرعی عدالت میں قرآن کا یہ تصور پیش کیا گیا تھا اور انسانی حقوق کا یہ تصور پیش کیا گیا تھا۔ اس لئے صرف یہ سوال نہیں ہے کہ خمینی صاحب کیا کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قانون اسلام کا شریعت اسلامیہ کیا سمجھتی ہے کہ انسانوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیئے اور اُن کے بنیادی حقوق کیا ہیں۔ اس لئے تم خدا کے سامنے جواب دِہ ہوگے۔ اور ہم بھی خدا کے پاس ہی اپیل کریں گے۔ اگر تم نے ناجائز اور ظالمانہ فیصلہ کوئی کیا یہ تو وارننگ Warning انہوں نے دیدی ہوگی۔ کیونکہ میں نے اُن کو واضح طور پر ہدایت کی تھی کہ میں نے آپ کو اجازت تو دی ہے مشروط، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ باتیں آپ عدالت کو صاف کھول کر بتا دیں۔ اور تفصیلی کارروائی کچھ آئی تو ہے میرے پاس جو انہوں نے اپنی یادداشت سے لکھی ہے ہمارے نمائندوں نے وہ میں پڑھوں گا امید ہے۔ ضرور یہ بتا دیا ہوگا۔
بہرحال اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ

کئی اس کے دلچسپ پہلو ہیں۔

کیونکہ یہ معاملہ کئی جگہ زیر بحث آئے گا کئی جگہ لوگ کہیں گے دیکھو جی شریعت کی عدالت نے فیصلہ دیدیا۔ اس لئے احمدیوں کے علم میں ہونا چاہیئے۔ کچھ تو یہ پس منظر معلوم ہونا چاہیئے کہ کس حیثیت سے اُن کے پاس گئے تھے۔ اُن کو بتایا گیا تھا کہ تمہاری ہم کیا حیثیت سمجھتے ہیں اور مقصد کیا تھا؟ اور جہاں تک بنیادی بحث کا تعلق ہے وہ تو کوئی لمبی چوڑی بحث ہی نہیں ہے۔ یہ وجہ ہے کہ مخالف غلط میدانوں میں گھسیٹتا رہا اس لئے ان لوگوں کو بھی مجبوراً وہاں جا کر بھی اُن کو غلط ثابت کرنا پڑا۔ مگر جو بنیادی بحث ہے وہ زیادہ لمبی ہے ہی نہیں۔ مختصر دو تین امور سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وہ احمدیوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔

پہلی بنیادی بحث۔

یہ ہے کہ کیا قرآن کریم یا سنّت نبوی اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ کسی شخص کی طرف وہ مذہب منسوب کیا جائے جو وہ خود تسلیم نہیں کرتا مثلاً کوئی شخص کہتا ہو میں مشرک نہیں ہوں اور قرآن اجازت دے اور حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسا عمل کر کے دکھایا ہو کہ تم کہتے ہو کہ میں مشرک نہیں ہوں۔ مگر تم ہو مشرک، تم کہتے ہو کہ میں عیسائی ہوں لیکن تم عیسائی نہیں ہو۔ یعنی دونوں قسم کی صورتیں کیا قرآن کریم سے کہیں ثابت ہیں اور سنت نبوی سے اس کی کوئی مثال ہے؟ یہ بنیادی چیز ہے۔ اگر اس کی ایک بھی مثال نہیں اور قرآن کریم کی کوئی آیت بھی کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتی کہ کسی کے مذہب کے ادعا کے خلاف اس کی طرف کوئی مذہب منسوب کر دے۔ تو اگلی بحثیں ہی ساری بے معنی ہیں۔ بے تعلق باتیں ہو جاتی ہیں۔

دوسری بحث

یہ نہیں ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق کیا ہیں اسلام کے نزدیک یہ بھی عملاً یہاں ہمارے معاملے میں بے تعلق ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی غیر مسلم کو قرآن کریم کو سچا سمجھنے کا حق ہے کہ نہیں اور خدا کو ایک سمجھنے کا حق ہے کہ نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچائی کا اعلان کرنے کا حق ہے کہ نہیں یہ بنیادی بحث ہے۔ اگر نہیں ہے تو تم یہ تبلیغ کیا کرتے پھر رہے ہو غیر مسلموں کو ان کو توقع ہی نہیں ہے کہ اسلام کو سچا سمجھیں اور اگر یہ حق ہے تو کیا اتنا حق ہے کہ اک دم سارے اسلام کو سچا سمجھیں، یا یہ بھی حق ہے کہ جتنا سمجھ آتا جائے وہ مانتے چلے جائیں؟ اگر یہ حق نہیں ہے تو پھر یہ شکل بنے گی کہ اگر وہ بحث کے دوران یہ مان جائیں کہ خدا ایک ہے تو آپ کہیں گے کہ ہرگز تمہیں یہ حق نہیں ہم دیتے کہ خدا کی وحدت کا اعلان کرو کیونکہ تم نے باقی باتیں نہیں مانیں۔ اگر اُس کے دماغ میں یہ بات پڑ جائے کہ اللہ بھی ایک ہے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی ایک ہیں لیکن حشر نشر کی سمجھ نہیں آرہی تو کیا اسلام یہ کہے گا کہ تم ان دو باتوں کو بھی نہیں مان سکتے، کیونکہ تم حشر نشر کے قائل نہیں۔ اور اگر اُن کو یہ سمجھ آجائے کہ قرآن کریم جو سچ کی تعلیم دے رہا ہے، بدیوں سے بچنے کا حکم دے رہا ہے، عبادت کا حکم دے رہا ہے، یہ طریق بالکل ٹھیک ہے۔ اس پر تو ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن روزوں کی ہمیں سمجھ نہیں آتی تو کیا قرآن کریم روک دے گا۔ اُن کو نماز پڑھنے سے بھی۔ اور اکثر ایسے مسلمان ہیں جو ایک حصہ کرتے ہیں قرآن کریم پر عمل دوسرے حصے پر نہیں کرتے۔ تو اُن کی پھر کیا حیثیت رہ جائے گی؟
تو بہرحال

بنیادی بات۔

قابل بحث یہ تھی کہ قرآن کریم کے کسی حصے پر اگر کسی کو ایمان ہو جائے تو کیا شریعت اسلامیہ کسی انسان کو یہ حق دیتی ہے کہ جس حصے پر کوئی شخص ایمان لاتا ہو اُس پر عمل سے روک دے۔ اتنی سی بات ہے ساری ہمارے معاملے میں جو انہوں نے طریق اختیار کیا ہے وہ بالکل برعکس اختیار کیا ہے انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ پہلے ہمارا نام کچھ اور رکھا۔ مثلاً کسی چمن کو کوئی صحرا کہہ دے کہ ہم نے نام رکھ دیا ہے۔ پہلے نام رکھا پھر کہا کہ جب صحرا ہم کہہ رہے ہیں تو بوٹوں کا کیا کام ہے یہاں؟ پھلدار درختوں کا اور پھولدار درختوں کا کیا مطلب ہے؟ نہریں کیا، رَیں کے کیا معنے یہاں، پانی دینے کا کیا مطلب نکالو سارے درخت، پودے، بوٹے، اگر اس وہاں سب اگ آئے ہیں کیونکہ ہم جب صحرا کہہ رہے ہیں تو پھر اس کو صحرا ہونا چاہیئے۔ تو پہلے نام رکھا غیر مسلم اور یہ بھی بڑی جہالت ہے، غیر مسلم تو کوئی نام ہی نہیں ہے مذہب کا۔ غیر مسلم جب کہہ دیا جائے تو جب تک کسی مذہب کی تعیین نہ ہو یہ نہیں پتہ لگ سکتا کس کے کھاتے میں پڑیں گے۔ اور چونکہ ان کے ادعا کے برخلاف ہے۔ اس لئے سوائے اس کے آپ کے لئے چارہ کوئی نہیں کہ یا تو کہیں کہ ہم غیر مسلم کہہ دیں گے۔ لیکن تمہاری مرضی جو مرضی کرو۔ جو مذہب اپنے لئے عملاً سمجھو ٹھیک ہے لیکن ہم تمہیں غیر مسلم سمجھتے رہیں گے۔ یہ تو معقول بات ہوئی یا پھر یہ کہیں کہ چونکہ ہم تمہیں غیر مسلم سمجھتے ہیں اس لئے اسلام کے کسی حکم پر تمہیں عمل نہیں کرنے دیں گے۔ یہ وہ جہالت ہے جو انہوں نے اختیار کی ہے اور پھر

تیسری شکل

یہ بنتی تھی کہ اچھا غیر مسلم بھی ہمیں کہہ دیا اور اسلام پر عمل بھی نہیں کرنے دیا تو اب ہماری شریعت کوئی بنائے گا یا نہیں۔ وہ کہتے ہیں جو مرضی بنالو یعنی گویا انسان شریعت بنائے خود یہ بھی بڑی جہالت کی بات ہے جو مرضی کس طرح بنالو۔ شریعت تو وہ ہوتی ہے جو خدا بناتا ہے اس لئے آپ ہمارے متعلق یہ جو مرضی حملہ کریں ہمارے لئے یا تو پھر شریعت بھی بنا کے دیں تاکہ ایک کہ ہم تمہیں چونکہ غیر مسلم کہتے ہیں۔

یہ عمل نہیں کر سکتے اور فلاں شریعت تمہارے لئے بنائی جاتی ہے اور چونکہ قدر اشتراک تکلیف دہ ہے کہ فلاں چیز فلاں سے ملتی نہیں چاہیئے، تمہاری کوئی بات مسلمانوں سے ملنی نہیں چاہیئے یہ بنیاد بنائی گئی ہے۔ چونکہ ملنی نہیں چاہیئے اس لئے پھر نئی شریعت بنا کے دکھائیں گو لی۔ اور اس کے متعلق پہلے بھی میں ذکر کر چکا تھا، تفصیل یہ ہے کہ ہر جگہ جہاں اسلام نے کوئی حکم دیا ہے وہاں منفی بنائیں گے تو شریعت بنے گی۔ ورنہ جہاں مثبت کے ساتھ کوئی مثبت مل گیا وہاں آپس میں اتفاق ہو جائے گا۔ اور پھر لوگ کہنے لگ جائیں گے کہ دیکھو وہی مسلمانوں والی باتیں ہیں اور جہاں منع کیا ہے قرآن کریم نے وہاں ہر منا ہی پہ مثبت ڈالنا پڑے گا۔ ایک ۔ ورنہ ملنے جلنے لگ جاتے گی ہماری شریعت اور تمہاری شریعت ظاہر بات ہے اس لئے یہ بھی طریق ایجاد کرنا پڑے گا،

صرف ایک فیصلہ کافی نہیں

کہ اسلام حق نہیں دیتا تمہیں یہ طریق ایجاد کرنا پڑے گا کہ جو کہ اسلام، اسلام پر عمل کرنے کا حق نہیں دیتا اس کے لئے شریعت کیسے بنائی جائے گی؟ جب اسلام پر عمل کرنے کا حق نہیں دیتا تو اس کا منفی خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔ اس کو حکم دیتا ہے کہ ہر غیر اسلامی حرکت کرو اس ملک میں جس ملک میں قانون بنایا گیا ہے۔ اور اس پر دل راضی ہوں گے اور اگر کوئی اسلامی حرکت کریں گے تو آگ لگ جائے گی اور یہی آگ ہم نہیں لگانے کی کوشش کریں گے۔ یہ فیصلہ بتاتا ہے شریعت کورٹ کا کہ چونکہ قدر اشتراک کی اجازت نہیں دے سکتے، اس سے شبہ پڑتا ہے لوگوں کو تم مسلمان ہو، اس لئے مجبوری ہے۔ لا محالہ ہم ہونے دیں گے چار چیزوں میں حکومت نے اشتراک منع کر دیا تھا تو قرآن کریم پھر منع کرے گا۔ اگر قرآن کریم کے اوپر مسلک ہے۔ اگر انحصار تھا تو قرآن کریم پر تو اسلوب پہلے ثابت کرنا پڑے گا کہ اسلام اچھی باتوں میں یا احکامات میں اشتراک کی اجازت نہیں دیتا۔

اصل بات یہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ

کہ ساری مصیبت ان کو اس بات پہ پڑتی ہوئی ہے کہ مسلمان کو غیر مسلم کہہ بیٹھے ہیں اور غیر مسلم کہنے کے بعد اُن کے اطوار، اُن کا اٹھنا بیٹھنا ان کی عبادتیں، اُن کا عمل قرآن کریم کے احکام پر، مناہی سے رُکنا، اُن کو یہ نظر آنا شروع ہو گیا کہ یہ تو جن کو ہم مسلمان کہتے ہیں اُن سے بھی بہتر ہیں۔ اس معاملے میں نمازیں بھی زیادہ پڑھتے ہیں، دیانتدار بھی زیادہ ہیں، رشوت یہ نہیں لیتے، ظلم و سفاکی سے یہ کام نہیں لیتے، عدالتوں میں جھوٹ یہ نہیں بولتے، تو لوگ جب ہم سے پوچھیں گے کہ تم غیر مسلم کہہ رہے ہو ان کو عمل مسلمان کہہ رہا ہے اپنے آپ کو تو ہم کیا جواب دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا پھر اب بنا کے دکھاتے ہیں غیر مسلم کیونکہ ہم نے کہہ دیا ہے اس لئے بد اعمالیاں جب تک تم نہیں کرتے اور اسلام سے انحراف نہیں کرتے اور قرآن کریم قابل عمل کتاب تسلیم نہیں کرتے اپنے لئے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو کچھ بھی اسلام نے کہا ہے تم اس کے برعکس کرو گے اس وقت تک ہم تمہیں اجازت نہیں دے سکتے تو یہ معاملہ تو بہرحال صرف نہیں ٹھہرے گا، حرف، چار باتیں تو اسلام نے نہیں کہیں قدر اشتراک تو پھر بہت بڑھے گی، پھر تو ہر احمدی سے زبردستی قتل کروانے پڑیں گے۔ کیونکہ اسلام قتل سے روکتا ہے۔ اور یہ قانون بنانا پڑے گا کہ جو قتل نہیں کرے گا احمدی اُسے قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ اسلام سے مشابہ ہو رہا ہے۔ اگر جان بچانی ہو کسی احمدی نے تو وہ قتل کرے تا کہ مسلمانوں کے مشابہ نہ ہو۔ جو سچی گواہی احمدی دیتا ہے اسے FORGERY کے جرم میں سزا ملنی چاہیئے۔ جھوٹی شہادت کے جرم میں، کیونکہ وہ مسلمانوں جیسی حرکت کر رہا ہے۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے۔ عدالت کہے گی احمدی، وہ جزاک اللہ بہت اچھی حرکت کی اس نے، مسلمان نہیں بنا، حالانکہ بچا رہے کو یہ نہیں پتہ کہ آج کل جو عام حالات ہیں اُن میں جھوٹ بولنے والے مسلمان زیادہ ہیں اور اسی چیز کو کوئی تکلیف والی بات نہیں واقعی یہی ہے

پاکستان کی عدالتوں میں جتنا جھوٹ بولا جارہا ہے

ساری دنیا کو پتہ ہے، سارے جج جانتے ہیں، سارے وکلاء کو پتہ ہے۔ پولیس جس قسم کے کیسز DESIGN بناتی ہے۔ تو آپ نے ہمیں اسلام سے روک کر شاید بنا دیا ہے غلطی ہے۔ یہ بات آپ کو خیال نہیں آئی کہ ہم نے جس بات کو روکا تھا اس لئے کہ اسلام کے مشابہ نہ ہو جائیں۔ ہم تو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کے ان کو مسلمانوں کے مشابہ بنا رہے ہیں پہلے تو ایک فرق نظر آجاتا تھا آپ اب کہتے ہیں وہ فرق بھی نہیں رہنے دینا۔ تو جس طرح مرضی ہاتھ ڈالیں جب سے قوموں والے قدم اٹھائیں گے تو کبھی کامیاب ہو نہیں سکتے۔ الٹے نتیجے نکلیں گے۔

بہرحال اصل جو میدان ہے وہ تو

دُعا کا میدان

ہے ان لوگوں نے جو حرکتیں کرلی ہیں، کر چکے، کچھ کریں گے۔ اور معاملے کو وہاں تک پہنچا رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بار بار متنبہ کیا ہے جس کے بعد خدا کی تقدیر لازماً دخل دیا کرتی ہے۔ اس قسم کے جب تمسخر شروع ہو جائیں دین سے اور دین کی طرف منسوب ہونے والے ظلم کی حد کر رہے ہوں کہ اپنے دین پر ہی اور ایسے خوفناک، گھٹیا بنا کر اسلام کو پیش کر رہے ہوں کہ جو دنیا میں پیدا مسلمان ہونے کا فیصلہ کرنے والا تھا، وہ بھی توبہ کر کے واپس بھاگ جائے تو پھر یہ سوچ لینا کہ خدا کی تقدیر ہاتھ نہیں ڈالے گی بڑی بے وقوفی ہے۔ لازماً ہاتھ ڈالا کرتی ہے۔ اس لئے اب اس کی فکر کریں ہمارا فکر چھوڑیں۔

ہمارا تو فکر کرنے والا خدا موجود ہے

اپنی فکر کریں کہ خدا کی مخالفت کرنے کے بعد پھر کوئی والی نہیں ہوا کرتا کسی کا تو جب خدا کی پکڑ فیصلہ کرلیا کرتی ہے تو لَا مَرَدَّ لَهٗ کوئی نہیں ہے جو خدا کو اس بات سے روک سکے کہ وہ کسی قوم کے متعلق جب بڑی تقدیر کا فیصلہ کرے تو وہ جاری نہ ہو سکے۔

اب میں مختصراً دو باتیں بعض دوستوں کے خطوط سے متعلق کہنی چاہتا ہوں، پاکستان سے بہت سے خطوط مجھے آتے رہے ہیں اور اب تو جماعت انگلستان کو بھی ان لوگوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے متفرق لوگوں کو کہ ہم نے تو جہاں تک پیش گئی، ہمت تھی،

خلافت کی حفاظت

کرنے کی کوشش کی اب آپ کے اوپر یہ ذمہ داری ہے اور آپ اس حق کو ادا کریں۔ جذباتی لحاظ تو یہ سمجھ آسکتی ہے بات لیکن ویسے جماعت انگلستان پر بدظنی کا کسی کو کوئی حق نہیں خلیفۂ وقت جہاں بھی جاتا ہے وہ جماعت احمدیہ میں ہی جاتا ہے آخر یہ کہہ لینا کہ پاکستان کے احمدیوں کو زیادہ خیال تھا اور یہاں کے احمدیوں کو کم ہے یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس لئے جن کو لوگ لکھتے ہیں اوّل تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس معنے میں نہیں لکھتے کہ گویا وہ جماعت احمدیہ انگلستان کو اپنے سے کم درجہ سمجھتے ہیں ایمان میں بلکہ صرف یہ وجہ ہے کہ محبت کے جوش میں ایسے وقت میں ایسی باتیں نکل جایا کرتی ہیں۔ چنانچہ

تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر خطرات آتے تھے تو صحابہؓ ایسی باتیں کیا کرتے تھے۔ بعض شہید ہوتے وقت، دم توڑتے وقت یہ آخری پیغام دے گئے۔ یہ مراد تو نہیں تھی کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہم تو زیادہ مخلص ہیں تم لوگ۔ اس معاملے میں ہم سے پیچھے ہو۔ بلکہ اظہار محبت ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

لیکن اگر کسی کے دماغ میں باہر یہ وہم ہو تو پہنچ کہ انگلستان کی جماعت

اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر رہی تو میں یہ وہم دور کر دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ انگلستان کی جماعت اپنی توفیق سے اگر بڑھ کر نہیں تو توفیق کے کناروں تک اپنے فرائض کو ادا کر رہی ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داریاں قبول کی ہیں اور اس محنت شوق اور اخلاص سے کہ بعض لوگوں نے تو دن رات اپنا ایک کیا ہوا ہے اور سمجھ نہیں آتی کہ اُن کو اپنے ذاتی کاموں کے لئے وقت کہاں سے ملتا ہوگا۔

ایک نوجوان

کو میں نے پیچھے زبردستی اٹھوا کے یہاں سے مجلس عرفان سے بھجوایا تھا کہ اُس کی بچی کی حالت زیادہ خراب تھی۔ اُس کے متعلق پتہ یہ لگا تھا کہ صبح اُٹھتا ہے اُس وقت جبکہ لوگ ابھی سوئے ہوئے ہوتے ہیں اور کام سے سیدھا یہاں خدمت کے لئے آتا ہے۔ جماعتی کاموں میں اور واپس اُس وقت جاتا ہے رات بارہ ایک بجے جب سب سو چکے ہوتے ہیں۔ تو بڑی مدت سے پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کہاں رہتا ہے۔ بیگم کو تو شاید علم ہو جاتا ہو وہ اُٹھتی ہوں گی اُس کے لئے لیکن عموماً بچوں سے کم از کم بے تعلق ہو چکے تھے۔ وہ تو ایک کا نہیں، یہ تو بہت کثرت سے یہ حال ہے۔ اور میں نے ... دیکھا تو جو آدمی، جو خدام اور انصار اور مستورات اس وقت غیر معمولی ... کے پیش نظر خدمت کا کام کر رہے ہیں اُن کے وقت کی اگر ... قیمت لگائی جائے تو

کم از کم انگلستان کی تین لاکھ پاؤنڈ سالانہ کا وقت

ہے جو جماعت احمدیہ انگلستان قربان کر رہی ہے۔ اور یہ دیکھ لیجئے کہ ساری ڈاک جو پرائیویٹ سیکرٹری کی ہوتی تھی وہ جماعت نے ہی سنبھالی ہوئی ہے اور نہایت عمدگی سے سنبھالی ہوئی ہے۔ پھر اس طرح حفاظت کی ساری ذمہ داری، صرف ایک افسر حفاظت ہے، باقی وہاں تو بڑی تعداد تھی اور بہت سے کام ہیں۔ کھانا خود پکانے والے ہیں۔ وہاں تو لنگر موجود تھا اور یہاں پکانے والے بھی خود پکاتے ہیں۔ اور تمام نمونے ہیں اس کثرت سے مستورات نے بھی بڑی خدمت کی ہے اور کر رہی ہیں کہہ کے بعض کام اپنے ذمے لئے ہیں۔ تو

تمام جماعت کی مرکزی ذمہ داریاں

جو خلافت کے ساتھ ساتھ پھرتی رہتی ہیں وہ ساری بڑے شوق سے جماعت نے سنبھال لی ہیں۔ اس لئے اظہار محبت کے رنگ میں آپ جو مرضی لکھ دیں مجھے اس پر اعتراض نہیں۔ لیکن بدظنی نہ کریں۔ میں باہر کے احمدیوں کو پیغام دیتا ہوں۔ بلکہ اُن کا حق اور فرض ہے کہ دعائیں کریں ایسی جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ڈالی انہوں نے بڑے خلوص اور محبت اور کما حقہ جیسا کہ حق ہے ویسا ادا کرتے ہوئے اس کو ادا کیا۔

ایک دوسری بات

جو دوست لکھتے ہیں ایک ذکر میں نے پہلے بھی کیا تھا اُس کے متعلق میں کچھ سمجھانا چاہتا ہوں۔ میرا فرض ہے۔ جذبات کا معاملہ اپنی جگہ لیکن تربیت کرنی۔ بتانی کہ یہاں قرآن کیا تقاضا کرتا ہے کس قسم کا غم کرنا چاہیئے کسی قسم کا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے میں جذبات کو مجروح کرنے کی خاطر نہیں بلکہ جذبات کا رخ درست کرنے کی خاطر بعض دفعہ بعض تبدیلی باتیں کہتا ہوں۔ مثلاً کثرت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ تم غم نہ کرو ہمارا جو مرضی ہو یہ بالکل غلط بات ہے۔ اصولاً بے معنی بات ہے۔ وہ تو یہ نہیں کرتے بعض باتوں میں، قرآن کریم جب یہ فرماتا ہے کہ

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا۔

کہ فرشتے نازل ہوتے ہیں ان پر اور کہتے ہیں غم نہ کرو تو اسکا وہ مطلب نہیں سمجھتے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ دین کا غم نہ کرو۔ اگر یہ مطلب لیا جائے کہ دین کا غم نہ کرو اور اپنے مسلمان بھائیوں کا غم نہ کرو تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تو غم ہونا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ ذاتی غم تھا کوئی نہیں، یہ دراہی کوئی نہیں تھی دنیا کی، ادھر سے دنیا آتی آپ کی طرف جھٹک دی۔ نہ کوئی تعلق۔ بے تعلق تھے دنیا سے کلیتہً۔ اتنا ہی تعلق تھا جتنا خدا کہہ کے رکھواتا تھا اور دین کا اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ لا تحزنوا کہ فرشتے نازل ہو رہے تھے اور کہتے تھے غم نہ کرو تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں غم کو لگائے بیٹھے تھے سینے سے؟ وہاں اور مراد ہے لا تحزنوا سے۔

لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

یہ معنی ہیں کہ اُس چیز کا غم نہ کرو جو خدا کی راہ میں تم سے کھوئی گئی ہے۔ خدا کثرت سے دے گا۔ ویسے بھی جب خدا کی خاطر تم نے کھوئی ہے تو اس میں غم کا کیا سوال ہے۔ محبوب کی محبت تم نے جیت لی۔ ایک وقت میں تم دونوں باتیں کسطرح حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر قربانی کوئی درج تھی، کوئی مقصد تھا۔ کوئی اعلیٰ ہستی تھی جسکا پیار حاصل کرنا تھا تو اول تو وہیں بات ختم ہو جانی چاہیئے کہ جب خدا کی خاطر کھوئی تو بات ختم ہوگئی۔ دوسرے ایک وجہ بھی ہے کہ خدا تو واپس کر دیا کرتا ہے، بڑھا کے واپس کیا کرتا ہے تو ایسی صورت میں غم کرنا نہایت ہی بڑی بے وقوفی ہے۔ یہ مضمون ہے جو قرآن کریم بار بار سمجھاتا ہے لا تحزنوا کے معنوں میں

دین کا غم نہ کرنا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک موقعہ پر منع فرمایا گیا ہے کہ تو اُن کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک نہ کر جو انکار کر رہے ہیں وہاں بھی دراصل فاتکم کا مضمون

مسلمانوں کے غم سے کہیں نہیں روکا

بالمؤمنین رؤف الرحیم بتایا ہے۔ یہ انتہا درد رکھنے والا، بے انتہا نرم مومنوں کے لئے۔ جہاں منع کیا ہے وہاں یہ کہ وہ لوگ جو ضائع ہو گئے ہیں، جو مسلمان نہیں ہو سکے اور خدا کی نظر میں ضائع ہو گئے اور کھوئے گئے۔ اُن کا غم نہ کرو۔ یہ بالکل اُس آیت کے مطابق ہے۔ لکیلا تحزنوا تم اُس کا غم نہ کرو اُس چیز کا ما فاتکم جو تم سے کھوئی گئی

تو قرآن کریم consistent ہے اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ جو لوگ ضائع ہوگئے ہیں ان کا غم نہ کرو۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل اس معاملے میں اتنا نرم تھا کہ بعض باتوں میں نہ کر سکنا انسانی نہیں ہوتی۔ بلکہ بے اختیاری ہوتی ہے خدا نے فرمایا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لازماً دکھ ہوں گے اور پوری باگیں ڈال دی ہوں گی اپنے جذبات پر لیکن جو دل نرم ہو وہ بہرحال کڑھتا تو رہتا ہے۔ بہرحال تو جو ہو ہی نہیں سکتا، جو طاقت میں نہیں ہے انسان کے وہ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار پڑھیں۔ ایسے ایسے دردناک مناظر کھینچے ہیں کہ دیکھئے

کیا مرے دلدار تو آئے گا مرجانے کے بعد

ہے

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

پڑھیں تو سہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام۔ کسی صحابی نے آپ کو لکھا تھا کہ غم نہ کرو۔ ایک بھی واقعہ نہیں ملتا۔ اسکے لئے تو میں آپ کو کہتا ہوں غم نہ کریں، نہ آپ مجھے کہیں اور ایسے بھی بے وقوفی ہے موقع پر غم نہ کرنے کا مشورہ دینا۔ کیونکہ

غم تو آج کل ہمارے لئے ایک دولت ہے، خزانہ ہے

غم کی طاقت سے تو ہم نے یہ میدان جیتنے ہیں۔ غم کیا چیز ہے؟ غم وہ جذبہ ہے جو مومن کو خدا کی طرف مائل کرتا ہے اور گریہ و زاری سے دعائیں ...

میں اُس کے نتیجے میں۔ تو غم کے بغیر دعا کیسے کرونگا؟ پھر آپ یہ بھی ساتھ کہیں کہ دُعا بھی چھوڑ دو۔ ہو سکتے ہو کہ دعائیں بھی کوئی حقیقت رکھتی ہیں بے معنی چیزیں ہیں۔ اسی لیئے نہ میں نے آپ کو غم سے روکا بلکہ یہ کہا کہ جب تک خدا کی تقدیر اُتری نہیں ہے خوشنجیاں لے کر اور یہ آپ کو نہیں کہتی ظاہر ہو کر کہ اب غم نہ کرو اُس وقت تک غم کو نہیں بھلانا آپ نے کیونکہ یہ آپ کا خزانہ ہے، یہ آپ کے لیئے نعمت ہے۔ غم ہوگا تو دعائیں کریں گے۔ غم نہیں ہوگا تو دعائیں کس طرح کریں گے۔ ہاں اسلام ہر بات کی تربیت کرتا ہے۔ اُسے لگامیں دیتا ہے، اُسے سلیقے کے ساتھ بعض راہوں پر ڈالتا ہے یہ فرماتا ہے کہ غم لے کر دُنیا کے سامنے نہ پھرو جھولیاں لے کر! یہ فرماتا ہے کر اپنے غم کو خدا کے حضور گریہ و زاری میں لگا دو تاکہ ایک ایک ذرہ غم کا کام آجائے تمہارے۔ ضائع کچھ نہ ہو یہ بات تو درست ہے۔ دوسرا

ایک اور غم کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے

کہ غم کے نتیجے میں جو لوگ سمجھتے ہیں کہ صحت خراب ہو جاتی ہے، یہ بالکل غلط ہے یہ تجزیہ بھی میں آپ کے سامنے رکھ دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بعض لوگ جو مجھے لکھتے ہیں وہ ساتھ وجہ بھی بتا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں فکر ہے کہ تمہاری صحت گر جائے گی۔ حالانکہ میری صحت تو پہلے سے اچھی ہوگئی ہے اللہ کے فضل سے اور زیادہ قوت پاتا ہوں میں اپنے اندر مقابلے کی۔ اس لئے یہ تو وہم ہے آپ کا کہ میری صحت گر گئی ہے غم سے صحت نہیں گرا کرتی۔ یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیسی بات کر رہا ہے۔ مگر میں تجزیہ کر کے بتاؤں گا آپ کو۔

دو قسم کے غم ہوتے ہیں ایک غم وہ ہوتا ہے جو مایوسی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور بے اختیاری کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جس میں کوئی امید کی کرن نہیں رہتی۔ وہ کمانا نکمہ والا غم ہی ہے اصل میں۔ یعنی کسی کا بیٹا ہاتھ سے نکل جائے۔ بے بس ہو جاتا ہے وہ ساری عمر روتا رہے اُس کو اور وہ ہاتھ نہ آئے۔ یہ غم تو خدا نے پہلے ہی منع کر دیا ہے۔ اس لیئے

مومن تو ایسا غم نہیں کیا کرتا.

اور یہی غم ہیں جو صحتوں کو کھا جاتے ہیں۔ روتے روتے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں ماؤں کی۔ اُن کے کلیجے جل جاتے ہیں۔

لیکن ایک غم وہ ہے جو بجائے اس کے کہ صحت کو گرائے صحت میں اضافہ کا موجب بنتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ صحت کو سنبھالنے کے لیئے ضروری ہے۔ جب اعصابی تناؤ پیدا ہو جائیگا، جب نہایت ہی خوفناک، تکلیف دہ باتیں کی جا رہی ہوں چاروں طرف سے۔ اور اُن لوگوں کو گالیاں دی جا رہی ہوں جن کے اوپر انسان جان نچھاور کرنے کو تیار ہو اور بے بسی کا عالم ہو۔ اُس وقت اگر کوئی غم نہیں کرتا تو وہ مارا جائے گا۔ اگر وہ زبردستی کرے اپنے اوپر اور اپنے آنسو نہ نکلنے دے اور فیصلہ کر لے کہ میں نے کچھ نہیں کرنا اور زبردستی ہنسنے کی کوشش کرے تو وہ تو مریض بن جائے گا۔ پاگل ہو جائیگا۔ ہو سکتا ہے ایسے لوگ کچھ عرصے کے بعد خودکشیاں شروع کر دیں۔

تو خدا کی راہ میں جب غم آنسو بہانے کا موقعہ دیتا ہے تو سارے طبیعت کے تناؤ دور ہو جاتے ہیں۔ تازہ دم ہو کر، ہلکا پھلکا جسم لے کر انسان دعاؤں میں سے باہر نکلتا ہے۔ تو

وہ غم جو رحمت ہے

اُسے زحمت سمجھنا یہ تو بڑی سادگی ہے۔ بے وقوفی تو میں نہیں کہتا کیونکہ محبت کے جذبات سے لوگ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جن سے محبت ہو اُن کی بے وقوفیوں کو بعض دفعہ سادگی کہنا پڑتا ہے۔ اس لیئے مجھے بھی چونکہ آپ سے پیار ہے۔ میں کہتا ہوں آپ بہت سادگی میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ غم نہ کروں اور اپنی صحت برباد کر لوں۔

جتنے تناؤ ہیں اُن کے لیئے کوئی راہ نہ نکلے۔ اس لیئے اللہ کی راہ میں غم کی اجازت ایک نعمت ہے۔ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں ڈھلتا ہے۔ غم تب رحمت بن جاتا ہے۔ اعصابی تناؤ کو دور کرتا ہے تب رحمت بن جاتا ہے۔ اس لیئے اس نمونہ کو ختم کریں۔ آپ بھی کریں۔ اور مجھے بھی کرنے دیں۔ اور یہ شرط ضرور ہے کہ اس غم کو سوائے خدا کی راہوں میں ڈال لینے کے اور کسی راہ میں نہ ڈالیں۔ ذاتی انتقام میں تبدیل نہ کریں۔ ..... میں تبدیل نہ ہونے دیں ..... میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ یقین کامل ..... ساتھ رکھیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ غم کتنی بڑی رحمت بن جاتا ہے آپ کے لیئے اور ساری جماعت کے لیئے۔

تو ہوش کے ساتھ، معاملات کو سمجھ کر پھر انسان کو، مومن کو اپنے ردعمل معین کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

دعائے مغفرت

(۱) ـ افسوس خاکسار کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ القدر صالحہ تنعت مورخہ $\frac{9}{84}$ ۷ بروز جمعۃ المبارک راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۃ۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ محترمہ والدہ صاحبہ مدظلہا کے لئے بڑھاپے میں جوان سال بیٹی کا صدمہ صبر آزما ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے مرحومہ کی مغفرت و بلندئ درجات، سب لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور مرحومہ کی دونوں بچیوں کی زندگی میں ماں کی محبت کا جو خلا پیدا ہوگیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے پُر ہونے کے لیئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا منور احمد درویش قادیان)

(۲) ـ افسوس مورخہ $\frac{9}{84}$ ۵ کو ہماری پیاری والدہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون ۃ مرحومہ موصی تھی شیموگہ کی صدر لجنہ اماء اللہ کم از کم ۸ سال تک رہیں۔ صوم و صلوٰت کی پابند اور مہمان نوازی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ اُسی دن جماعت احمدیہ شیموگہ کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ ان دنوں خاکسار کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی تمام احباب جماعت سے اپنے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دینی و دنیوی ترقی عطا کرے آمین۔

(خاکسار محمد شفیع الرحمٰن سیکریٹری وقائد مجلس خدام الاحمدیہ شیموگہ)

(۳) ـ افسوس مکرم مخدوم حسین صاحب پٹیل صدر جماعت احمدیہ ادنگور جو کئی ماہ سے بعارضہ کینسر فریش تھے مورخہ $\frac{9}{84}$ ۱۴ بروز جمعہ اس دار فانی سے عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ رجعون۔ اسی روز بعد نماز جمعہ مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب نے بذریعہ کار خاکسار کے ہمراہ سات خدام کو تجہیز و تکفین کی غرض سے ادنگور بعد جمعہ روانہ کیا۔ ضروری انتظامات کی تکمیل کے بعد ادنگور کے امام الصلوٰۃ مکرم سید حسین صاحب اور مقامی خدام نے مرحوم صدر صاحب کو غسل دیا۔ خاکسار نے رات ۹ بجے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے ہی اجتماعی دعا بھی کرائی۔

مکرم مخدوم حسین صاحب کئی سالوں سے جماعت ادنگور کی صدارت کے فرائض انجام دیتے آرہے تھے۔ آپ نے مرکزی نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ بھرپور تعاون کیا۔ اور خلیفہ وقت کی ..... جاری کردہ ہر تحریک میں بشاشت قلبی سے حصہ لیا۔ مخالفت کے دوران نہایت جرات اور دلیری سے احمدیت پر قائم رہے احمدیت سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

قارئین بدر سے محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب کے کاروبار میں ترقی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبد المومن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ انشاء اللہ۔ ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

۲۰، ۲۱ اکتوبر کی تاریخوں میں کانپور میں منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۰، ۲۱ اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار "کانپور" میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔ کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

مکرم ظفر عالم خان صاحب صدر استقبالیہ
۳۹/۲۹ کھنیاں بازار۔ کانپور۔ یوپی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منظوری سے سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخیں رکھی گئی ہیں۔ ہر لجنہ ان تاریخوں میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرے تاکہ تمام لجنات کے اجتماعات مقررہ تاریخوں میں ہوں۔ لجنات کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع رکھا جائے۔ صوبہ جات اڑیسہ، کشمیر، کیرلہ، اور آندھرا پردیش میں گذشتہ سالوں کی طرح صوبائی سالانہ اجتماع منعقد کر کے ان میں اپنے اپنے صوبہ کی تمام لجنات کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

مجلس انصار اللہ چینہ کنٹہ کے لئے آئندہ دو سال کے لئے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب خادم کو زعیم انصار اللہ چینہ کنٹہ و ناظم ضلع محبوب نگر۔ اے۔ پی نامزد کیا جاتا ہے ان مجالس کے عہدیداران و احباب مکرم مولوی صاحب موصوف سے تعاون فرمائیں اور ان سے تبلیغی و تربیتی فوائد حاصل کریں۔ (صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

مالی تحریکات

زکوٰۃ:- اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اسکی ادائیگی فرض ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے فضلوں کے وارث بنیں۔

شادی فنڈ:- صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد شادی فنڈ قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادی کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دوسو (لڑکے لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت قابل قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادی کے لئے حسب حالات رقوم "شادی فنڈ" ارسال کرتے رہیں۔

صدقات:- صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا عمل پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہی صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کردے اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق بخشے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

"بیوت الحمد" کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی تقریب کے بعد اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اخاء/اکتوبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:-

"اس مسجد کے قیام پر ساری دُنیا میں احمدیوں نے خوشی کے ترانے گائے۔ ان کے دلوں نے ولولے محسوس کئے مگر یہ خیال آیا کہ مذکورہ بالا تیسری شرط (امداد اعمال کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے۔ ناقل) کس طرح پوری ہو کہ ہم عملی طور پر مسجد بشارت سپین کے قیام پر اللہ تعالیٰ کی حمد کر سکیں ..... فرمایا اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھر بنانے کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے آج میں غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں ..... فرمایا ملک میں کثرت سے غرباء کو سر چھپانے کی جگہ میسر نہیں۔ ان کو بہت مجبوریاں درپیش ہیں۔ ہم غرباء کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیں گے ان کو نظم و ضبط بھی سکھائیں گے ..... جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو رضا باری تعالیٰ کے حصول کیلئے یہ کام شروع کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ روپوں کے مقابلہ میں ہمارے چند روپے برکت پائیں گے۔ اور غرباء میں ایمان بھی بڑھے گا۔"

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت کی یہ پہلی مالی تحریک ہے۔ لہٰذا صاحب ثروت احباب کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اپنے وعدہ جات (جو ادا نہ ہوں) رقوم کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور مال میں برکت عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,

PH. 275475
Resi:- 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER (AND) ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS,

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN - 143516.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS
D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

رگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیولن ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ -

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558 }
BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

ریلائنڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط ... ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!